صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 21 جون 2010ء بمطابق 08 رجب المرجب 1431ہجری سہ پہر تین بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ ٱلۡمَوۡتِۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ أُجُورَكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۖ فَمَن زُحۡزِحَ عَنِ ٱلنَّارِ وَأُدۡخِلَ ٱلۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَۗ وَمَا ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَآ إِلَّا مَتَٰعُ ٱلۡغُرُورِ 0 لَتُبۡلَوُنَّ فِيٓ أَمۡوَٰلِكُمۡ وَأَنفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡكِتَٰبَ مِن قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشۡرَكُوٓاْ أَذٗى كَثِيرٗاۚ وَإِن تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ ٱلۡأُمُورِ۔

(ترجمہ): ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔ (اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جذاکم اللہ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! کورم پوره نه دے نو که تاسو لږ اوګورئ-----

جناب سپیکر: (قہقہہ) نن د نګهت بی بی کار تاسو اوکړو۔

Count down please.

ایک آواز: سر! Eighteen کسان دی جی۔

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: اجلاس کو پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہو گیا)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں اسماء گرامی ہیں: جناب محمود عالم صاحب، 18-06-2010تا 25-06-2010; جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب 21-06-2010تا 25-06-2010; جناب ملک قاسم خان خٹک صاحب 21-06-2010 یعنی آج کیلئے; جناب حاجی قلندر خان لودھی 21-06-2010 یعنی آج کیلئے; جناب محمد علی خان صاحب 21-06-2010تا 30-06-2010; جناب سردار شمعون یار خان 21-06-2010 یعنی آج کیلئے; جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب 21-06-2010 یعنی آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! د اسرار الله ګنډاپور صاحب خور وفات شوے ده د هغوی د پاره به یو دعا اوکړو۔

جناب سپیکر: جی مفتی سید جانان صاحب! دوئ چه هغه اوښودلو د هغوی د پاره لږه دعا اوکړئ جی، د اسرار الله خان ګنډاپور د خور د پاره۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: Mr. Rahim Dad Khan, Senior Minister Planing & Development, please.

جناب رحیم داد خان سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ سپیکر صاحب! ستاسو ډیره مهربانی۔ زما خو دا خیال وو چه زه به خبرے اونه کړم په دے چه پوره د بنچ سائډ نه به سینیئر منسټر بلور صاحب، میاں صاحب، لیاقت شباب صاحب او بیا به فنانس منسټر هم خبرے کوی خو هغه وخت سره یوه خبره شوے وه، مرد کوهستان یوه خبره کړے وه د ګلګت بلتستان د چیف منسټر متعلق د 'نومولود' ذکر ئے کړے وو نو هغه یو 'الیکټډ' سړے دے، چیف منسټر دے، نوے صوبه جوړه شوے ده او بیا نوے چیف منسټر دے۔ دے کارروائی نه د دا الفاظ حذف شی۔ بل هغوی د بهاشا ډیم متعلق یوه خبره کړے وه-----

جناب سپیکر: جی دا 'نومولود' ، دوئ چه څه Mention کړل، دا د کارروایئ نه حذف کړے شی جی۔

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): هغوی د بهاشا ډیم متعلق خبره کړے وه چه ګلګت بلتستان والا شور شروع کړے دے په بهاشا ډیم باندے Claim کوی او زمونږ د صوبے د طرف نه هیڅ څه داسے کارروائی او داسے شے نشته۔ هم دا زه په ریکارډ باندے راوستل غواړم چه کله د ECNEC میټینګونه وو نو مونږه د بهاشا ډیم متعلق خبره کړے وه چه دا زمونږه د صوبے حق دے او په دے دغه کیږی، نو په دے رنړا کښے هغوی سپریم کورټ ګلګت بلتستان ته تلے دی او هغوی دا چیلنج کړے دے، نو په هغے رنړا کښے زمونږه حکومت هم ځی روان دے۔ زمونږ خپل لوے سپریم کورټ چه کوم دے د ټول پاکستان، نو په هغے کښے مونږه دا خپله مسئله اوړو او مونږه هلته کښے دا چیلنج کوؤ، نو دا ما په ریکارډ باندے راوستل غوښتل۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ایک منٹ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک دو باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں جی، ابھی نہیں۔ یہ سارے ایک ایک ضروری بات کریں گے۔ آنریبل منسٹر فنانس، پلیز، اور جو بھی معزز اراکین کی طرف سے تجاویز آئی ہیں، جو بھی Criticism کی گئی ہے، مجھے امید ہے انشاء اللہ کہ سارے ممبران صاحبان کی جو Positive تجاویز آئی ہیں تو ان کا آپ نے Notes لئے ہوں گے۔ Kindly honourable Minister for Finance, Hamayun Khan Sahib, please.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے دعوت دی۔ سب سے پہلے میں اس معزز ایوان کے تمام ممبران بھائیوں، بڑوں، بہنوں اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے بجٹ تقریر کو غور سے سنا۔ ویسے تو جناب سپیکر صاحب، میری خواہش تھی کہ میں سب دوستوں کا نام لے لوں، چونکہ لسٹ اتنی بڑی ہے کہ اس میں نام لیتے لیتے میرے خیال میں آدھا گھنٹہ تو گزر جائے گا، تو میں اسی لئے سب سے معذرت چاہتا ہوں، اگر کسی کا نام میں نے نہیں لیا تو اس کیلئے میں معذرت خواہ ہوں جی۔ جناب سپیکر صاحب، اس دفعہ صوبہ خیبر پختونخوا کے بجٹ اجلاس میں بڑی مثبت تبدیلیاں آئی ہیں۔ ہمارے اپوزیشن ممبران صاحبان، بھائیوں نے جہاں پہ حکومت کی اچھی کارکردگی کو اور جو کچھ اچھی Incentives دیں تو ان کو Appreciate کیا گیا اور جہاں پہ مناسب تنقید کی ضرورت تھی تو اس کو نہ صرف اپوزیشن ارکان نے بلکہ ہمارے ٹریژری ممبرز نے بھی پوائنٹ آؤٹ کیا تو یہ بڑی مثبت تبدیلی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ بعض دوستوں نے گلہ بھی کیا کہ ہمارے ساتھ کوئی Consultation نہیں ہوا۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے، صوبائی حکومت نے ایک کوشش کی تھی کہ ہم سب دوستوں سے Consultation کر لیں، ایک Consultative seminar ہم نے منعقد کیا تھا جس میں ہم تمام دوستوں کو، تمام ممبران کو تو Invite نہیں کر سکے تھے لیکن بعض جو ہمارے ممبران صاحبان ہیں، تو اس کو ہم نے Invite بھی کیا تھا جس میں آپ بذات خود بھی تشریف لائے تھے۔ ہمارے ہزارہ ڈویژن کے تقریباً تمام ممبران صاحبان، ہمارے دوست اس میں موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے اکرم درانی صاحب کو بھی کارڈ کے ذریعے Invitation دی تھی اور ہمارے سپیشل سیکرٹری ارباب

عارف کے ذریعے ان کے پرائیویٹ سیکرٹری سے بھی رابطہ ہوا تھا، سکندر شیر پاؤ صاحب سے بھی رابطہ ہوا تھا۔ایسی طرح ہماری بہن شازیہ اورنگزیب صاحبہ سے بھی ہمارے سپیشل سیکرٹری نے رابطہ کیا تھا کہ آئیں اور جتنے بھی Stake holders ہیں، تو ہم نے سب کو Invite کیا تھا کہ آئیں تا کہ Consultation ہماری 'کمپلیٹ' ہو لیکن بد قسمتی سے ہمارے بھائی شاید Committed تھے اس وجہ سے نہیں آ سکے لیکن ہم نے ایک کوشش کی تھی کہ زیادہ تر ممبران صاحبان، زیادہ سے زیادہ سب دوستوں اور بہنوں کو ہم نے اعتماد میں لینے کی کوشش کی تھی۔ جناب سپیکر، جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ ہم نے کوشش کی تھی لیکن اب بجٹ کے دوران جو چند سوالات اٹھائے گئے ہیں تو عموماً میں نے یہی دیکھا ہے کہ اس دفعہ بجٹ پہ 'ڈیبیٹ' کم ہوئی اور بجٹ کے علاوہ دیگر 'ایشوز' پہ کافی 'ڈیبیٹ' ہوئی۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ میرے خیال میں بجٹ میں کچھ ایسی چیزیں یعنی بہت کم خامیاں تھیں جن پہ میرے دوستوں نے تنقید نہیں کی اور بجٹ کو سراہا۔ جس طرح ہماری 'باچا خان خپل روزگار سکیم' کو اپوزیشن ممبران نے بھی سراہا اور حکومتی ممبران نے بھی سراہا ہے۔ اگر کوآپریٹیو بینک کی بحالی ہے، بینظیر بھٹو شہید ہیپاٹائٹس سی کا پروگرام ہے تو اس کو بھی سراہا گیا۔ جتنی بھی Incentives پراونشل گورنمنٹ نے اس موجودہ بجٹ میں دی تھیں، ان کو تمام دوستوں نے سراہا جو ہمارے لئے خوش آئند ہے اور جہاں پہ مناسب تنقید کی گئی تو اس کو ہم دل سے تسلیم بھی کرتے ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ آئندہ کیلئے اسے بہتر سے بہتر ہم 'ڈیلیور' کر سکیں۔ جناب سپیکر، بجٹ پہ زیادہ تر یہ بھی ہوا کہ بجٹ متوازن نہیں ہے اور بجٹ ٹیکس فری نہیں ہے، تو میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ جناب سپیکر، 'فگرز' جو ہیں ہم اپنی طرف سے وہ نہیں کرتے بلکہ ہمارے صوبے کا زیادہ تر بجٹ فیڈرل گورنمنٹ سے آتا ہے اور ہمارا اپنا پراونشل ریونیو Six percent ہے اور اس میں فیڈرل گورنمنٹ ہمیں Intimate کرتی ہے اور جو 'فگرز' ہمیں فیڈرل گورنمنٹ Intimate کرتی ہے اور اس میں اگر ہم کمی کر دیتے تو شاید ہمارے دوست پھر یہی کہتے کہ یہ آپ نے کہیں چوری کی یا الفاظ کا ہیر پھیر تب ہو سکتا ہے، اس کے پاس ہمارا ریکارڈ ہے۔ باقی ہمارے Provincial owned receipts ہیں اس کے بارے میں ہم نے Clearly کہا تھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے کوشش کی ہے، ایک اچھا اور ایک متوازن بجٹ ہم نے پیش کیا ہے۔ دوسری بات ٹیکس فری کی آتی ہے۔ ہم نے کہا کہ ہم نے کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا، ٹیکس فری کی بات تو ہم نے نہیں کی تھی بلکہ صرف ہمارے جی ایس ٹی کا مسئلہ تھا، جہاں پہ فیڈرل گورنمنٹ نے 16 سے 17 پرسنٹ Increase کیا تھا، جس طرح GST

on goods فیڈرل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہے۔اب GST on provincial services اس این ایف سی ایوارڈ کے بعد منتقل ہو چکا ہے، چونکہ اس ایڈجسٹمنٹ کیلئے، یہ اس این ایف سی ایوارڈ کے بعد منتقل ہو چکا ہے، چونکہ اس ایڈجسٹمنٹ کیلئے One percent increase جی ایس ٹی میں آیا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ کوئی ٹیکس فری بجٹ ہے لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس پہ کر لیں۔جناب سپیکر، میرے زیادہ تر دوستوں نے میرے خیال میں اس کیلئے کافی کوشش کی تھی لیکن اس دفعہ ہم نے ایک Out put base budget کی یہ کاپی، یہ Red کاپی ہم نے Provide کی ہے۔بجٹ کے ساتھ، تو یہ ہماری حکومت کی Monitoring، ہمارے Indicators اور ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے ہم نے اس دفعہ یہ کیا ہے، جو ہیلتھ، ایجوکیشن اور سوشل سیکٹر کو وہ کرتا ہے اور ہماری کوشش یہ ہوگی کہ باقی ڈیپارٹمنٹس میں بھی Out put base budgeting کا سلسلہ شروع کر دیں۔جناب سپیکر، بعض ممبران صاحبان نے تنخواہوں پہ بات کی اور اس کو ایک مثبت اقدام کہا ہے کہ 50% Increase بھی کافی کی ہے لیکن بعض دوستوں نے کہا ہے کہ یہ 100% Increase ہونی چاہیئے۔تو ہمارے صوبے کے جو حالات ہیں اور جو وسائل ہیں، اس دن بجٹ سپیچ میں بھی میں نے یہی کہا تھا کہ جو 50% Increase ہے، اس سے ہم پر تقریباً بائیس ارب روپے کا ایڈیشنل بوجھ پڑے گا۔ہم تو کہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ ہمارا ریونیو اتنا بڑھے کہ ہم سب بھائیوں کیلئے وہ کر لیں۔پولیس کے بارے میں بات آئی تھی تو پولیس کی قربانیوں، پولیس کو جو حالات درپیش ہیں اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں اور ہمارے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تو اضافہ نہیں کیا گیا تھا لیکن پولیس کی تنخواہوں میں حکومت پہلے ہی اضافہ کر چکی ہے جی، تو اس وجہ سے میرے خیال میں، جس طرح ہمارا ریونیو آئے اور جو جائز ہے، اگر اس میں کوئی کمی ہے تو ہم کوشش کریں گے کہ اس کو بھی کر دیں جی۔جناب سپیکر، یہ بھی حقیقت ہے کہ ان مشکل حالات میں جو ہمارے صوبے کے ہیں لیکن پھر بھی ہم نے بجٹ میں 40% Increase دیا حالانکہ اس میں ہم نے پی ایس ڈی پی کے فگرز، جس طرح میں نے بجٹ سپیچ میں کہا تھا، شامل نہیں کئے اور ان حالات میں 77% Increase میرے ہر بھائی کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ پھر بھی ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے ڈویلپمنٹل کام کو زیادہ کر سکیں جی۔جناب سپیکر، بعض دوستوں نے متاثرین ملاکنڈ کے فنڈ کے بارے میں سوال اٹھایا تھا کہ ہمارے پراونشل اے ڈی پی میں آپ لوگوں نے کچھ نہیں رکھا ہے، تو میں آپ کو بتاتا چلوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کی Commitment یہی ہے جو

انہوں نے ہمارے ساتھ این ایف سی میں بھی کی تھی اور ہمارے ساتھ یہ Commitment ہے کہ جتنا بھی خرچہ Re-habilitation پہ آئے گا تو وہ فیڈرل گورنمنٹ برداشت کرے گا لیکن پھر بھی پراونشل گورنمنٹ نے، اے ڈی پی نمبر 852 آپ دیکھ لیں تو دو ارب روپے ہم نے بھی اس کیلئے مختص کئے ہیں کہ خدانخواستہ اگر کوئی ایسی کمی آئے تو ہمارے ان بھائیوں کو مشکلات نہ ہوں اور ہم ان کی وہ کر سکیں جی۔ اکرم خان درانی صاحب ہمارے بڑے ہیں جی، بزرگ ہیں جی، بڑے بھائی ہیں، انہوں نے این ایف سی کے بارے میں ذکر کیا تھا تو اس میں کوئی شک نہیں ہے یعنی این ایف سی ایوارڈ کیلئے جب ہم جارہے تھے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے تمام پولیٹیکل پارٹیز کے مشران کو بلایا تھا اور سی ایم ہاؤس میں ایک جرگہ بھی ہوا تھا اور سب سے مشاورت کے بعد ہم گئے تھے کہ ہم Consensus سے وہ لے لیں، تو تمام دوستوں نے یہی کہا تھا کہ کوشش کر لیں کہ سب سے پہلے نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہمارے ہاتھ آجائے۔ اللہ کے فضل سے وہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ، جس طرح میں نے پہلے ذکر کیا کہ 110 بلین کا تھا، وہ فیڈرل گورنمنٹ سے ہماری صوبائی حکومت حاصل کرنے میں کامیاب رہی اور باقی ٹیکنیکل کمیٹی اس کو Decide کرے گی لیکن ساتھ ساتھ پچھلی دفعہ Grants اور Subvention کو ملا کے صوبہ خیبر پختونخوا کو، 14.78 فیصد ہمارا Federal Divisible Pool سے حصہ بن رہا تھا، یہ موجودہ صوبائی حکومت کی کامیابی ہے، باوجود اس کے کہ بلوچستان کو دو پرسنٹ تینوں صوبوں نے زیادہ حصہ دیا ہے لیکن پھر بھی ہم 14.78 سے 16.42 تک Divisible Pool میں اپنا حصہ بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ (تالیاں) یہ بھی صوبائی حکومت کی کامیابی ہے۔ One percent of the un-divided Divisible Pool کی بات ہوئی کہ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں یہ بہت کم ہے، تو یہ Increase 1% فیڈرل گورنمنٹ نے Un-divided Divisible Pool سے ہمیں دی ہے، تو یہ نہیں ہے کہ ہم اس علاقے میں وہ کر سکتے ہیں بلکہ It can be used for construction as well as part of the Provincial Budget ji. تو یہ ہے کہ یہ صرف As a token فیڈرل گورنمنٹ اور تینوں صوبائی حکومتوں نے ہماری صوبائی حکومت کے ساتھ اظہار یکجہتی کیلئے ہمیں 1 % دیئے ہیں جو کہ اس سال ہمیں پندرہ ارب روپے تقریباً اس میں ملیں گے۔ ملاکنڈ تھری کے ساتھ انڈسٹریل اسٹیٹ کے بارے میں بھی ذکر ہوا تھا جی، درانی صاحب نے کیا تھا اور اس میں یہ بات بھی آئی تھی کہ ہماری پچھلی حکومت نے یہ کوشش کی تھی کہ تقریباً دس میگاواٹ بجلی ہم وہاں پہ قائم انڈسٹریل اسٹیٹ کو دیں گے لیکن اس بارے

میں تو درانی صاحب کو زیادہ پتہ ہو گا کہ 2001 میں ملاکنڈ تھری کے ساتھ یہ انڈسٹریل اسٹیٹ اے ڈی پی میں شامل تھا۔ پھر 2005 میں وہ اے ڈی پی میں Reflect نہیں ہوا، جس طرح ہے، تو زیادہ تر میرے خیال میں اس وقت یا Feasible نہیں ہوا تھا یا جو بھی تھا لیکن اس دفعہ موجودہ صوبائی حکومت پھر وہاں ملاکنڈ ڈویژن میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جیسا کہ بجٹ سپیچ میں ہم نے کہا بھی تھا جی۔ باقی جی، یہ بات بھی بعض دوستوں نے اٹھائی تھی کہ گیس رائلٹی اور ہائیڈل پرافٹ جہاں سے ہمیں ملتا ہے، گیس کوہاٹ اور کرک میں ہے تو اس کا Increase 5% ہو جائے یا ہمارا جو نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے تو اس میں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جائز ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ کے دیگر اخراجات چلانے کیلئے بھی ہمیں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے تو اس وجہ سے اگر ہم یہ Increase نہ کر سکے تو جو 'اماؤنٹ' ہمیں آتی ہے، وصول شدہ رقم جو آتی ہے، اس میں اگر آپ دیکھیں کہ جہاں پہ گیس پیدا ہوتی ہے تو ان ایریاز کو، اسی 'اماؤنٹ' کو اگر آپ دیکھ لیں تو پانچ پرسنٹ شیئر سے ان کا حصہ ویسے بھی Increase ہوتا ہے اور نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا جو چھ ملین Cap amount ہے تو اسی کی بنیاد پہ پیر صابر شاہ صاحب نے یہ نکتہ اٹھایا تھا کہ اس کو آپ Increase کر دیں تو جس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ چھ پرسنٹ آتا ہے تو اس میں پانچ پرسنٹ ان ہی ضلعوں کو جاتا ہے جہاں پہ یہ ڈیمز ہیں۔ پولیس کے 'نان سیلری' بجٹ کے بارے میں بات ہوئی تھی تو میں اس میں یہ بتاتا چلوں کہ سال 10-2009 میں چھ ارب اکہتر کروڑ روپے 'نان سیلری' کی مد میں مختص کئے گئے تھے جس میں پانچ ارب باسٹھ کروڑ روپے مرکزی حکومت سے ملے تھے۔ آئندہ سال 'نان سیلری' میں تین ارب سینتیس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جبکہ تین ارب بائیس کروڑ تیس لاکھ روپے 'نان سیلری' کی مد میں ہمیں مرکزی حکومت سے ملنے کی امید ہے۔ اس طرح 'نان سیلری' بجٹ چھ ارب انسٹھ کروڑ روپے ہو جائیگا۔ لہذا یہ تاثر غلط ہے کہ اس بار 'نان سیلری' بجٹ میں رقم کم ہے بلکہ میں یہ عرض کرتا چلوں کہ 08-2007 کے 'نان سیلری' بجٹ کے مقابلے میں، جو کہ 891 ملین روپے تھا، اب اس سال پولیس کے بجٹ میں 609 فیصد اضافہ کیا گیا ہے جی۔ جناب سپیکر، اکرم خان درانی صاحب ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے بارے میں بات کی تھی 'سوری' ہائر ایجوکیشن کمیشن ہے کہ یونیورسٹیز کو فنڈ دینا کم کر دیا ہے یا سات ارب کی اس میں کمی آئی ہے، تو ذکر ہوا تھا کہ مردان اور سوات کی یونیورسٹیوں کو پیسے دیئے گئے ہیں اور باقی یونیورسٹیز کو نہیں ملے ہیں۔ میں اس میں عرض کرتا چلوں کہ مردان اور سوات کی یونیورسٹیوں کی زمین کی خریداری کیلئے

پیسے دیئے گئے تھے تو اس میں یہ ہے کہ زمین کی خریداری سوات میں نہیں ہو سکتی بلکہ ہم نے کوشش کی ہے کہ Lump sum پیسے دے دیں، تو اس لئے کی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ باقی ایسی یونیورسٹیز ہیں جیسا کہ غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ کو ہم نے چھ ملین روپے دیئے ہیں، خیبر میڈیکل یونیورسٹی پشاور کو پانچ ملین روپے ہم نے دیئے ہیں، زرعی یونیورسٹی کو انسٹھ ملین روپے دیئے ہیں اور بنوں میڈیکل کالج میں انڈومنٹ فنڈ کے اجراء کیلئے موجودہ سال ہم نے چالیس ملین روپے رکھے ہیں، تو ہماری موجودہ صوبائی حکومت نے یہ نہیں کیا کہ صرف سوات اور مردان میں بلکہ ہر جگہ، جہاں پہ بھی مسئلہ ہوا تو وزیر اعلیٰ صاحب نے ان وائس چانسلرز کو بلایا اور جو ان کی جائز مشکلات تھیں تو ہم نے ان کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جناب سپیکر، نظام عدل کے بارے میں درانی صاحب نے بات کی تھی، تو وہ تو بجٹ سپیچ میں Already میں نے کہا تھا کہ نظام عدل کے مکمل نفاذ اور وہاں پہ دارالقضاء کیلئے دس ملین روپے مختص کئے گئے۔ دارالقضاء اور عدلیہ کے دیگر دفاتر کیلئے اڑتالیس آسامیاں پیدا کی گئی ہیں اور جہاں تک بنوں میں سرکٹ بنچ کا سوال ہے تو یہ تو عدلیہ ہی فیصلہ کرے گی جی۔ اس کے علاوہ قلندر لودھی صاحب نے ایک سوال اٹھایا تھا سی وی ٹی کا کہ یہ 4%، سی وی ٹی پہلے بھی پراونشل گورنمنٹ فیڈرل گورنمنٹ کیلئے وصول کرتی رہی، جائیداد کا ٹیکس تھا، اب 18th Amendment کے بعد پراونسز کو سی وی ٹی میں شامل کیا گیا ہے تو ہم نے انہیں اسی طرح 4% سے Intact رکھا ہے لیکن ہمیں آخری وقت میں Intimation ہوا کہ یہ تو ابھی 18th Amendment کے بعد پراونشل اس میں آگیا ہے، تو ہم نے اسی طرح 4% سے Intact رکھا ہے لیکن اگر بعض دوستوں نے اس پر کچھ خدشات کا اظہار کیا ہے تو ضروری نہیں کہ یہ حرف آخر ہے، اس کو ذرا دیکھ کے، چلا کے پھر اس پہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔ عبدالاکبر خان پہلے سے ہنس رہے ہیں، انہوں نے بھی یہی بات کی تھی، تو یہ ہو سکتا ہے جی۔ (مداخلت) او جی، هغه هلته خاندی جی۔ قلندر لودھی صاحب نے Incentives اور Un-attracted Areas Allowences کے بارے میں بات کی تھی کہ اس کو ایک وہ کریں تو اس سلسلے میں عرض ہے جی، کہ بعض علاقوں میں Un-attracted Areas Allownce ملتا ہے اور چند علاقوں میں Incentives صرف تین اساتذہ کو دی جاتی ہیں اور بعض مخصوص اضلاع میں دونوں مراعات خواتین کو ملتی ہیں، اس لئے یہ ایریاز Different ہیں تو ان کو اکٹھا کرنا ذرا مشکل ہوگا جی۔ سکندر شیرپاؤ نے Page 53 پہ 2.5 بلین فوڈ سبسڈی کا ذکر کیا تھا کہ آپ نے چودہ ارب روپے کیوں رکھے؟ تو Last year بھی ہم

نے فوڈ سبسڈی کی مد میں دو ارب روپے رکھے تھے اور اللہ کے فضل سے اس میں ہمیں کوئی اور سپلیمنٹری بجٹ نہیں دینا پڑا اور ہمیں یقین ہے کہ اس سال جو Bumper Crop ہوا، جو حالات ہیں جس طرح پنجاب سے ہمیں Freely گندم ملتی ہے تو انشاء اللہ یہی 2.5 بلین سے کم اس پہ سبسڈی ہمیں دینا پڑے گی لیکن خدانخواستہ ایسے حالات آ جائیں، Precautionary measures پہ-----

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): قحط را نہ شی۔

وزیر خزانہ: ہاں کوئی Unfortunate کچھ ایسے حالات نہ آ جائیں، تو اس کیلئے ہم نے چودہ بلین روپے ہم نے رکھے ہیں۔ جناب سپیکر، جی ایس ٹی کے بارے میں بھی سکندر خان نے یہ بات کی تھی کہ جی ایس ٹی، ابھی ان کے پاس وہ میکینزم، پراونشل گورنمنٹ کے پاس چونکہ میکینزم نہیں ہے تو جی ایس ٹی بھی فیڈرل گورنمنٹ ہی Collect کرے گی۔ ان کا ایک میکینزم ہے اور ہم پر چارجز تھے، پہلے 5% ہم سے Collect کرتی تھی، این ایف سی ایوارڈ کے بعد فیڈرل گورنمنٹ ہم سے 1% اس پہ چارجز Collect کرتی ہے۔ پھر آپ کی بات نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی آئی تھی کہ ہمیں خدشہ ہے کہ یہ پچیس ارب روپے ہمیں نہیں ملیں گے جو فیڈرل گورنمنٹ نے Commit کی ہے، تو فیڈرل گورنمنٹ نے جب اتنی مہربانی کی ہے، اس نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا ہمارے صوبے کا پہلے بھی مطالبہ تھا تو اگر انہوں نے مان لیا اور As a token ہمیں فرسٹ دس ارب دیئے تو یہ شرط تو میرے خیال میں In time پہنچ جاتی ہے، تو فیڈرل گورنمنٹ کی نیت پر ہمیں شک نہیں کرنا چاہیئے اور انہوں نے اپنے بجٹ میں 'پروویژن' رکھی ہے۔

ایک آواز: اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

(تالیاں)

وزیر خزانہ: انشاء اللہ جی۔ اسی طرح ثاقب صاحب نے بے نظیر ہیلتھ سپورٹ پروگرام کے بارے میں بات کی تھی کہ اس سے کچھ پیسے Preventive کیلئے بھی رکھے جائیں، تو Preventive کیلئے Already ایک میکینزم موجود ہے۔ ہم نے بجٹ سپیچ میں بھی یہی کہا تھا کہ یہ جو پانچ سو ملین ہم Allocate کر رہے ہیں تو یہ ان بیمار افراد کے، جو ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں، علاج پر خرچ کریں گے۔ باقی Preventive کیلئے Already اپنے ادارے ہیں اور Preventive کیلئے جتنا پراونشل گورنمنٹ سے ہو سکتا ہے تو وہ کرتی ہے جی۔ Debt servicing کی بات ہوئی تھی، سکندر خان نے بھی بات کی تھی، ثاقب خان نے بھی بات کی تھی تو ہماری حکومت کی کوشش ہے کہ جتنے زیادہ بھی 'ہارڈ لونز' ہم واپس

کر دیں اور اس اے ڈی پی میں 4.125 بلین ہم نے مخصوص بھی رکھے ہیں تاکہ وہ Hard loans ہم واپس کر دیں تاکہ Debt servicing میں ہمیں جو دینا پڑتے ہیں وہ ہم نہ دے سکیں اور گورنمنٹ کی بات خوشدل خان نے کی تھی، گورنمنٹ کی پالیسی کی بات ہوئی تھی کہ یہ ڈیپارٹمنٹس کی مجبوری ہوتی ہے کہ کوالٹی ٹھیک ہو نہ ہو لیکن کم ریٹ پہ وہ ٹھیکہ ان کو دینا پڑتا ہے۔ تو ایسا نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ کے پاس اختیار ہے کہ وہ کوئی وجہ بتائے بغیر یہ کے کہ یہ چیز ہے اس پہ ہم وہ نہیں کرتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ اختیار ہے، تو میرے خیال میں اس میں کچھ آگے کہنے کی وہ نہیں ہے جی۔ شگفتہ ملک بہن نے بات کی تھی کہ باچا خان پروگرام برائے تخفیف غربت جو کہ چار ضلعوں کیلئے مخصوص ہے اور آگے اور ضلعوں تک محدود ہے تو یہ ایک پائلٹ پراجیکٹ ہے، تو کوشش کر رہے ہیں کہ اسے اچھے طریقے سے چلائیں اور حکومت کا ارادہ ہے کہ اس کو آگے انشاء اللہ اور ضلعوں تک بھی ہم وسعت دے سکیں جی۔ جناب سپیکر، ہماری ایک بہن نے یہ بھی کہا تھا کہ فیمیل سکولز میں فیمیل لیبارٹری اٹینڈنٹ کی پوسٹ 'سینکشن' کی جانی چاہیئے، تو اس پہ تو Already ڈیپارٹمنٹ کام کرتا ہے کہ جہاں پہ مناسب سمجھے، میل سکول ہے تو اس میں میل لیبارٹری اٹینڈنٹ تعینات کرتا ہے، 'سینکشن' ہم فنانس دیتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں کرتے کہ یہ فیمیل یا میل ہو، میل سکول میں میل ہوگا اور فیمیل سکول میں فیمیل ہوگی، ان کا ایک سوال تھا جی۔ میری بہن عظمیٰ بی بی نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ اخبار میں آیا تھا کہ تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام ڈبل ہو رہا ہے۔ تو میں نے اس بجٹ سپیچ میں بھی یہی کہا تھا کہ 1240 ملین روپے ہم نے تعمیر خیبر پختونخوا پروگرام کیلئے رکھے ہیں، اس طرح نہیں ہے، اگر اخبار میں کسی نے غلطی سے وہ کیا ہے تو اس کیلئے حکومت نے پہلے سے اعلان کیا ہے کہ 1240 ملین روپے ہم ان کو دینگے جی۔ سماجی بہبود کے محکمے کے بارے میں بات ہوئی تھی، پیرا 52، محکمہ سماجی بہبود اور ترقی خواتین کیلئے 205 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ موجودہ سال کے تخمینہ سے 80 فیصد زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ باچا خان خپل روزگار سکیم میں تیس فیصد حصہ خواتین کیلئے مخصوص ہے۔ اگر اے ڈی پی کی کتاب اٹھا کر دیکھیں تو وہ خواتین کی فلاح و بہبود کی سکیموں سے بھری پڑی ہے۔ میری بہن نے یہ بات کی تھی جی۔ پیر صابر شاہ نے وہی تربیلہ ڈیم اور رائلٹی کی بات کی تھی، تو میں نے عرض کیا کہ چھ بلین روپے ہمیں ملتے ہیں، اس سے انشاء اللہ انہی جھیلوں پر خرچ ہوتے ہیں جی۔ شمعون خان اور سکندر خان نے یہ بات کی تھی کہ آپ نے فوڈ سبسڈی کیلئے 85.9 ملین کی 'پروویژن' رکھی ہے۔ شمعون خان نے بات کی تھی اور شازی خان نے اس دن تو جواب بھی دیا تھا کہ چونکہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ بینک

سے 'لون' لیتا ہے اور Gauranter پراونشل گورنمنٹ ہوتی ہے تو یہ ہماری وہ ہے کہ ہم اس کو Show کر دیں، اے ڈی پی میں 'ریفلیکٹ' کر دیں اور اس سے پھر وہی 'لون' جو وہاں پر سبسڈی میں دینا پڑتا ہے تو ہم اس سے وہ دیدیتے ہیں جی۔ جناب سپیکر، سردار صاحب نے واٹر شیڈ مینجمنٹ کے ملازمین کے مستقبل اور تنخواہوں کے بارے میں بات کی تھی تو اس سلسلے میں میں عرض کروں کہ واٹر شیڈ مینجمنٹ کے ملازمین کی تنخواہیں آئندہ سال حکومت خیبر پختونخوا برداشت کرے گی، یہ ایک پراجیکٹ تھا تو آئندہ سال حکومت خیبر پختونخوا ان کی تنخواہیں برداشت کر سکے گی۔ محترمہ شازیہ اورنگزیب صاحبہ نے ایک اخباری خبر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ واپڈا کے ممبر فنانس نے پچیس ارب روپے خیبر پختونخوا کو ادا کرنے کیلئے 'ٹیرف' بڑھانے کا عندیہ دیا ہے جو کہ اس ہاتھ سے دیکر اس ہاتھ سے لینے کے مصداق ہے۔ جواباً عرض ہے کہ ہماری حکومت کبھی یہ نہیں چاہے گی کہ وفاقی حکومت نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں ہمارے بقایاجات ادا کرنے کیلئے 'ٹیرف' بڑھائے، بات ہم نے پہلے بھی فیڈرل گورنمنٹ سے کی تھی کہ جس سے عوام پر بوجھ پڑے گا، میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہماری حکومت نے پیسکو کے خلاف 'ٹیرف' کی بڑھوتی رکوانے کیلئے ایک رٹ بھی دائر کی ہے جو عدالت میں پینڈنگ ہے۔ ہماری ہمیشہ سے وفاقی حکومت سے یہی استدعا ہے کہ وہ پیسکو اور واپڈا کے دیگر اخراجات کو کنٹرول کر کے ہمارے بقایاجات ادا کرے۔ عبدالاکبر خان اور سکندر خان نے یہ بھی بات کی کہ یہ جی ایس ٹی، پراونشل کی بات ہوئی تھی کہ Last year ہم نے وہ کیا تھا، Estimated 2.11 بلین اور ہمیں Receive ہوئے تھے 811 ملین، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ابھی آپ کو 12.5 بلین ملیں گے؟ تو میں نے پہلے بھی اس بارے میں ذکر کیا کہ فیڈرل گورنمنٹ ہمیں فگرز دیتی ہے جو In writing میں آتی ہیں اور اسی کو Base بنا کر ہم اپنا بجٹ بناتے ہیں اور انشاء اللہ، بعض چیزوں میں، ٹھیک ہے جی کسی چیز میں کمی بھی آتی ہے اور جو فگرز ہمیں Intimate ہو جاتے ہیں تو بعض میں کمی بھی آتی ہے، بعض مدوں میں Increase بھی آ جاتا ہے اور زیادہ بھی آ جاتے ہیں لیکن بجٹ تو ہے بھی Estimates کا۔ پی ایس ڈی پی کے بارے میں عبدالاکبر خان نے ذکر کیا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ نے اس دفعہ اس صوبے کی پی ایس ڈی پی میں کوئی شیئرز نہیں دیئے تو یہ آپ لوگوں نے کیوں بجٹ میں 'ریفلیکٹ' نہیں کیا ہے؟ اس طرح آپ کی بات آئی تھی، تو میں نے سپیچ میں بھی کہا تھا کہ ہم نے بجٹ میں اس لئے وہ نہیں کیا کہ وہ صرف فگرز بنانے کی بات تھی۔ پہلے تو ہوتی رہی لیکن ہم نے اس دفعہ Actual جو ہمارے پراونشل گورنمنٹ کے وہ ہیں اور ساتھ فیڈرل گورنمنٹ

ہمارے لئے جو بڑے منصوبے پی ایس ڈی پی میں کر رہی ہے تو ہم نے کچھ سکیموں کے نام بھی اس سلسلے میں دیئے تھے۔ مفتی کفایت اللہ خان نے 'باچاخان خپل روزگار سکیم' پر اعتراض کیا تھا کہ آپ نے لکھا ہے کہ 'باچاخان خپل روزگار سکیم' ، تو یہ تو Self employment کی سکیم ہے، خود روزگار سکیم ہے تو میرے خیال میں یہ تو کوئی بات تھی ہی نہیں۔ (قہقہہ) اے ڈی پی کے بارے میں بات ہوئی تھی اور یہ بات بھی ہوئی تھی کہ Throw Forward کی بات ہوئی۔ سکندر خان نے بات کی تھی کہ آپ کس طرح یہ کہیں گے کہ Throw Forward ہمارا 1.4 ہوگا۔ اس میں جی یہ ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2010-11 میں ٹوٹل 972 منصوبے شامل ہیں جن کی کل لاگت 185 بلین روپے ہے جن میں سے 39 بلین خرچ ہو چکے ہیں اور مزید 60 بلین 2010-11 میں مختص کئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، اسی حساب سے 86 بلین روپے سال 2011-12 اور 2012-13 میں درکار ہونگے۔ اگر سالانہ ترقیاتی پروگرام 2010-11 کا حجم برقرار رکھا جائے تو Throw Forward کو، مالی ضروریات کو آئندہ ڈیڑھ سال میں پورا کر دیا جائے گا جو ایک خوش آئند لائحہ عمل تصور کیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، باقی تو میرے خیال میں میں نے کوشش کی کہ جتنے سوالات تھے وہ صرف Repetition تھی اور جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ زیادہ باتیں بجٹ کے علاوہ ہوئی ہیں۔ میں نے کوشش کی کہ ہمارے جتنے بھی دوست ہیں ان کو جوابات ہم دے سکیں۔ اگرچہ ہم نے پوری محنت اور جانفشانی سے بجٹ دستاویزات تیار کیں تاہم غلطی کا امکان، مفتی کفایت اللہ نے اس دن نکالی تو میں معذرت خواہ ہوں، بعض اوقات وہ Typing mistake آ جاتی ہے۔ جناب سپیکر، ہماری کوشش ہے اور کوشش رہی کہ ہم ایک عوام دوست بجٹ پیش کریں جس میں بہتر 'سروس ڈیلیوری' کو ممکن حد تک یقینی بنایا جا سکے۔ ایسا بجٹ بنانا، ایسے حالات میں بالخصوص ایک مشکل امر تھا جب وسائل کو فراخدلی کے ساتھ دہشتگردی کے خلاف جنگ میں Neutralize کیا جاتا ہے، اس کے باوجود ہم ایسا بجٹ پیش کرنے میں کامیاب ہوئے جس کا کل حجم موجودہ سال کے بجٹ سے تقریباً چالیس فیصد زیادہ ہے جبکہ ترقیاتی بجٹ موجودہ سال سے ستتر فیصد زیادہ ہے۔ ہم نے بے روزگاری میں کمی، مہلک بیماریوں جیسے ہیپاٹائٹس سی کا مفت علاج، منافع بخش تعلیم کے فروغ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق بزنس لانے کیلئے اور صوبے میں نئے تخلیقی منصوبے متعارف کرائے۔ میرے لئے یہ امر باعث اطمینان اور مسرت ہے کہ ان منصوبوں یعنی باچاخان خپل روزگار سکیم، بے نظیر ہیلتھ سپورٹ پروگرام، صوبائی یوتھ ٹیکنیکل ایجوکیشن اور کال سنٹرز اور کوآپریٹیو بینک کی

بھرپور اور وسیع پیمانے پر پذیرائی ہوئی۔ اپنی تقریر سمیٹتے ہوئے جناب سپیکر، میں ایک بار پھر آپ کا اور معزز ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری اور میری ٹیم کی حوصلہ افزائی کی اور ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ میں آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔

مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Now we start 'Demands/Cut Motions': Demand No. 1. The honourable Minister for Law & Parliamentary Affairs, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 1. Honourable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): تھینک یو جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 70 ملین 678 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved "that a sum not exceeding rupees 70 million, 678 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Provincial Assembly."

Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 1, therefore, the question before the House is that Demand No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 1 is granted. Demand No. 2. The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 2. Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: جناب سپیکر، میں جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک بلین 414 ملین 328 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان

اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion moved "that a sum not exceeding rupees one billion, 414 million 328 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Administration."

Cut motions on Demand No. 2: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، زه د ایک سو روپئ د کټوتئ تحریک پیش کوم ځکه چه د محکمے کارکردګی ښه نه ده۔

Mr. Speaker: The motion moved: "that the total grant may be reduced by rupees one hundred only". Mr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2. Iqbal Din Fana Sahib, please.

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر، زه د لس روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion moved: "that the total grant may be reduced by rupees ten only". Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his cut motion on Demand No. 2. Not present, it lapses. Mr. Sanaullah Khan Miankhel, to please move his cut motion on Demand No. 2. Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

Alhaj Sanaullah Khan Miankhel: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2. Sardar Aurangzeb Khan, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved: "that the total grant may be reduced by rupees one hundred only". Sikandar Hayat Khan Sherpao, to please move his cut motion on Demand No. 2. Sikandar Hayat Khan, please.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of one thousand rupees on Demand No. 2.

Mr. Speaker: The motion moved: "that the total grant may be reduced by rupees one thousand only". Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن کو واپس لونگا لیکن جب میرا ٹائم آئے گا تو میں اس پر ایک منٹ، کٹ موشن نہیں، بحث کرونگا۔۔۔۔

(شور/قہقہے)

Mr. Speaker: Withdrawn.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں اس پر کٹ موشن تو پیش نہیں کرتا لیکن مجھے اس پر صرف ایک منٹ کیلئے بات کرنے کا موقع دیں۔

Mr.Speaker: There are two options, either you have to move or withdraw. میں نے رولنگ دے دی۔ There are two options.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ اگر آپ مجھے ابھی موقع دیتے ہیں تو میں ابھی پیش کرونگا یا اپنا نمبر آنے پر پیش کروں کیونکہ انتہائی بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جب مناسب موقع آجائے تو پھر آپ پیش کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو یہ موقع اب اسی 'گرانٹ' میں ہے لیکن اگر آپ نمبر پہ دیتے ہیں، جیسا کہ درانی صاحب کا پہلے نمبر ہے، ایک تو میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ جی یہ Alphabetical order میں آپ نے Commitment کی تھی کہ یہ Alphabetical order پر ہونگے۔ 'عبدالاکبر' تو A سے شروع ہوتا ہے، تو یہ Ab سے شروع ہوتا ہے، اگر آپ نے اردو کے Alphabetical بھی لئے تو۔۔۔۔۔

(شور)

ایک آواز: تو آپ 'موو' نہیں کرتے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہ، میں 'موو' کرتا ہوں پچاس روپے کی کٹ موشن۔

جناب سپیکر: اسی طرح مختصر کہیں نا، خواہ مخواہ تو وہ (قہقہہ) The motion moved: "that the total grant may be reduced by rupees fifty". Fifty or hundred?

Mr. Abdul Akbar Khan: Fifty.

Mr. Speaker: Fifty only. Mr.Attiq-ur-Rehman, to please move his cut motion on Demand No. 2. Attiq-ur-Rehman please.

جناب عتیق الرحمان: زه واپس اخلمه جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Khan Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ۔جناب سپیکر، میں پانچ لاکھ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved: “that the total grant may be reduced by rupees five lacs only”. Malik Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2. Malik Hayat Khan, please.

جناب حیات خان: وزیر اعلیٰ صاحب پخپله راغلے دے نو زه Withdraw کومه جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Malik Qasim Khan Khattak, to please move his cut motion on Demand No. 2. Not present, it lapses. Muhammad Anwar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 2. Not present, it lapses. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2.

مفتی کفایت اللہ: میں جی پانچ سو تیرہ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved: “that the total grant may be reduced by rupees five hundred & thirteen only. Mr. Naseer Muhammad Khan Maidad Khel, to please move his cut motion on Demand No. 2. Naseer Muhammad Khan, not present, it lapses. Noor Sahar Bibi, to please move her cut motion on Demand No. 2.

محترمہ نور سحر: شکریہ سپیکر صاحب۔ سر، میری یہ کٹ موشن آپ دیکھ لیں، سب سے زیادہ ہے اور بڑا سوچ سمجھ کر میں نے اس کو دیا تھا۔ میں سٹینڈنگ کمیٹی اسٹیبلشمنٹ کی چیئر پرسن ہوں، چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب آئے ہوئے ہیں تو اپنی کٹ موشن کو میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست ہے کہ پھر وہ بیٹھے رہیں تاکہ میری کٹ موشنز ذرا کم ہو جائیں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Ms. Nighat Yasmin Orakzai, to please move her cut motion on Demand No. 2. Yasmin Bibi.

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Withdrawn, ji.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Zamin Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریہ۔ چونکہ وزیراعلیٰ صاحب بھی بیٹھے ہیں اور محکمے کی کارکردگی درست نہیں ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اس کے سامنے ذرا، میرے خیال میں شاید دوسروں کو اس طرح نہیں لگ رہی ہو، تو محکمے کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے میں اپنی یہ کٹ موشن سو روپے لگاتا ہوں، پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: پیش کرتے ہو تو Simply کہو کہ میں پیش کرتا ہوں نا۔ کتنے کا پیش کر رہے ہیں وہ تو پورا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بتا دیا، اچھا ٹھیک ہے، شکریہ۔ The motion moved: "that the total grant may be reduced by rupees one hundred only". Akram Khan Durrani Sahib, ji.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ چونکہ ایک اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کے ساتھ بہت سی چیزیں وابستہ ہیں اور یہ ہمیشہ اس طرح ہے کہ اس کا زیادہ تر دارومدار، یہاں پر ہمارے زیر استعمال جو ایم پی ایز ہاسٹل ہے یا منسٹرز کی ریزیڈنسز ہیں یا پراونشل اسمبلی ہے، اور بھی بہت سی چیزیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں، چونکہ ایڈمنسٹریشن میں چیف منسٹر صاحب نے خود بھی کچھ اقدامات کئے ہیں اور کچھ باتیں ان کے نوٹس میں آئی تھیں، ہم سراہتے ہیں ان کے اقدامات کو، باقی یہاں پر میں نے ایک بات کی تھی اور یہاں پر جب ہم بات کرتے ہیں تو ہماری قطعاً یہ سوچ نہیں ہوتی کہ ہماری اس میں کوئی بدنیتی ہو یا اس میں کسی کی بھی تھوڑی بہت ایسی بات ہو جو کہ اس کی عزت کے ساتھ وابستہ ہو، جب ہم پیش کرتے ہیں تو ہماری صرف اور صرف یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس میں اصلاح ہو، اگر کہیں پر بھی انسان سے غلطی ہو جائے تو دوبارہ وہ غلطی نہ ہو اور اگر اس غلطی کا کچھ آزالہ ہو سکتا ہے تو اس پر نظر ثانی بھی ہو سکتی ہے۔ یہاں پر میں نے اپنی بجٹ تقریر میں ایک بات کی تھی کہ یہاں پر اسمبلی میں سپیکر چیمبر پر ایک کروڑ ترسٹھ لاکھ روپے کا خرچہ آیا ہے، تو چونکہ یہ میرے نوٹس میں تھا اور میں ایک ذمہ دار حیثیت سے یہاں پر جب بات کرونگا تو کہیں پر بھی اس طرح بات نہیں کرونگا جس کے کچھ ثبوت نہ ہوں یا اس کے بارے میں مجھے کچھ علم نہ ہو، آکر دیکھیں میرے پاس Written بھی ہے۔ اس ڈھائی سال میں یہاں پر پراونشل اسمبلی کی مرمت اور اس کی خوبصورتی پر

ایک سو ستانوے اعشاریہ چھ سو دس ملین روپے خرچ ہوئے اور یہ بالکل ریکارڈ پر ہے جو کہ میرے خیال میں بیس کروڑ سے کچھ کم ہے، باقی تقریباً بیس کروڑ روپے جو ہیں اس اسمبلی کے، ہم خود بھی چاہتے ہیں کہ یہ خوبصورت بھی ہو کیونکہ اس میں خوبصورت لوگ آتے ہیں، اس میں صوبے کی ایک کریم ہے جو کہ وہاں پر لوگ ان کا چناؤ کرتے ہیں تو ان کی بیٹھنے کی جگہ بھی ہو۔ آپ کی چیئر جو بھی ہے، یہ ہم سب اور اس صوبے کی عزت ہے، میرے خیال میں چیف منسٹر صاحب کی جو کرسی ہے یا آپ کی کرسی ہے لیکن میں نے اس بات کو اس نسبت پر اٹھایا تھا کہ یہاں پر اگر ہم منسٹرز کے اخراجات میں بیس پرسنٹ کٹوتی کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم شاہانہ اخراجات بھی کرتے ہیں تو ان دونوں باتوں کا آپس میں بالکل تضاد ہے۔ لیاقت شباب صاحب نے یہاں پر میرے خیال میں، میں تو نہیں تھا انہوں نے بات کی تھی کہ یہ نہیں ہے، اس کے میرے پاس پورے پیپرز یہاں پر ہیں جن میں کچھ صوفے ہیں جو کہ کچھ Arabian design کے ہیں، نام بھی بہت عجیب سے ہیں، تو چونکہ میں نے ایک ذمہ دار حیثیت سے یہاں پر ایک بات کی تھی اور جب میں بات کرونگا تو تھوڑا سا اس کو Prove بھی کرونگا، تو یہ یہاں پر جتنے بھی اخراجات آئے تھے، اس پر بھی ہم نے کوشش کی تھی کہ جہاں پر ہم بیٹھے ہیں تو اس کو ہم خوبصورت سے خوبصورت بنائیں، یہ ضرورت تھی۔ چونکہ وہاں پر جو ہال بنا تھا وہ بہت کم تھا اور اس میں تعداد جو تھی، جب ایک سو چوبیس تک اضافہ ہوا تو ہم سکول کے بچوں کی طرح ایک ایک بینچ پر دو دو، تین تین بیٹھتے تھے، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر جتنے بھی کام ہوں، وہ ایک تو شیڈول ریٹس پر ہوں جو دیئے گئے ہیں، اس میں قطعاً بھی کسی سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے کہ فلاں جگہ پر جو ریٹ ہے اس کو ہم کچھ سپیشل اجازت دیتے ہیں۔ باقی اخراجات بھی ضروری ہیں، ہم کرینگے بھی لیکن آج بھی میری جو بات ہے وہ صرف اصلاح کیلئے ہے، اس نسبت سے نہیں لیکن یہ پیپرز میرے پاس ہیں، اسی ہاؤس کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اگر وہ مناسب سمجھتی ہے، آپ ہمارے سپیکر ہیں اور یہاں پر اگر آپ خود مناسب سمجھتے ہیں تو اس پر ایک میٹنگ بلائیں اور جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں ان کو آپ اعتماد میں لیں اور یہاں پر جو اخراجات ہوئے ہیں ان کو میرے خیال میں ان کے سامنے رکھیں، جو ضرورت ہوتی ہے۔ ہم تو اصلاح کیلئے بات کرتے ہیں، پھر کسی پر زیادہ وہ بھی نہیں کرتے اور پھر آپس میں بات بھی کرتے ہیں۔ تو یہ ایک دو باتیں جو کہ میں نے اس لحاظ سے ضروری سمجھیں کیونکہ میں نے یہاں پر ایک بات کی تھی اور پھر میں نہیں تھا اور جواب دیا گیا تھا تو اس نسبت سے آج موشن پر تھوڑی سی میں نے وضاحت کی جو کہ آپ کے سامنے ہے۔ باقی اس پر گورنمنٹ کا جس طرح

ردعمل ہو، ہم نے تو صرف ایک بات آپ کے سامنے رکھی، وہ بھی اصلاح کی نظر سے اور صرف اس نسبت سے کہ ہم اگر کوشش کریں اور اپنے اخراجات کو کم کریں کیونکہ صوبہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا، اس صوبے پر بہت زیادہ تکلیفات ہیں اور ہمیں بہت سی ضروریات ہیں۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کیلئے وقت دیا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں خود کوشش کرتا ہوں کہ جو بھی کام ایسا ہو تو اسی ہاؤس سے مشاورت کرتے ہیں۔ میں نے پرسوں بھی ایک کمیٹی بلائی تھی جس میں سارے پارلیمانی مشران، جتنے بھی یہاں پر ہیں ایجوکیشن اور ہیلتھ کے بارے میں، تو مشاورت بہت اچھی چیز ہوتی ہے، ارادہ اور نیت بھی بہت اچھی ہوتی ہے، ان سب چیزوں پر آج تک، میں اس کرسی پر جو بیٹھا ہوں تو میں ایک بھی کام بغیر مشاورت کے نہیں کرتا، اب ان دو تین ڈیپارٹمنٹس میں انقلابی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے، تو میری لیڈر آف دی اپوزیشن سے درخواست ہے کہ جو بھی میٹنگ میں بلاؤں تو آپ بذات خود اس میں تکلیف کیا کریں، آیا کریں تو 'امپرومنٹ' بہت آجائیگی کیونکہ آپ کا تجربہ ہے، پانچ سالہ تجربہ ہے، کم از کم حکومت میں آپ ایک ذمہ دار، لیڈر آف دی ہاؤس رہ چکے ہیں تو ہم آپ کے تجربے سے بھی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں، اس میں ہم آپ کی کمی بہت محسوس کرتے ہیں۔ اس دن بہت اہم میٹنگ تھی تو آپ ایک نمائندہ بھیج دیتے ہیں تو میری آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ بذات خود اگر آیا کریں تو یہ کمی بہت حد تک دور ہو جائیگی۔ Any how شکریہ جی۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پلیز۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ اس کے وزیر اعلیٰ امیر حیدر خان ہوتی ہیں، تو میں اپنی یہ تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: withdrawn. Janab Sikandar Hayat Khan, to please start your discussion.

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، څنګه چه درانی صاحب هم خبره اوکړه، مونږه چه دا کټ موشنز پیش کوؤ نو د دے بنیادی مقصد دا وی چه د حکومت د اصلاح د پاره مونږه تجاویز ورکول غواړو، که هغه په بجټ باندے سپیچ وی او په هغے کښے مونږه پوائنټس رااوچتوؤ او که هغه ډیپارټمنټس Individual چه کوم ګرانټس غوښتی وی په هغے باندے مونږه

خبره کوؤ نو مونږه د اصلاح د پاره صرف خبره کول غواړو۔ په هغے دغه باندے مونږه هم پوهیږو چه اکثریت دوئ سره شته او دوئ هغه شان دا بجټ پاس کولے شی خو کم از کم دا مونږه خپل حق گنړو چه مونږه د هغه خپل پوائنټ آف ویو په ریکارډ باندے ضرور راولو او د دغے د پاره جناب سپیکر، دا کټ موشنز مونږه پیش کړے دی۔ جناب سپیکر، ډیمانډ نمبر2 د جنرل ایډمنسټریشن په باره کښے دے او که زه دا اووایمه چه دا جنرل ایډمنسټریشن زمونږه د ټول سټرکچر یو Backbone دے نو دا به غلطه نه وی ځکه چه دا چه کوم اقدامات اوچتوی او د دے په ذریعه نور ډیپارټمنټس هم کنټرول کیږی نو د هغے حوالے سره دا عرض دے چه تر څو پورے جنرل ایډمنسټریشن کښے یو مثال نه وی قائم شوے نو په نور ډیپارټمنټس کښے به هغه شان په هغے باندے عمل نه کیږی۔ جناب سپیکر، هسے هم که مونږه اوگورو نو د تیر کال دوه راسے نه دا سے Economic crunch راغلے دے، په ټوله دنیا کښے هم شته خو بیا خصوصاً زمونږه ملک کښے د هغے اثرات زیات Feel کیږی ځکه چه مونږه Economically هغه شان Stable نه یو او بیا په دے ملک کښے دننه زمونږه صوبه چونکه زیاته پسمانده ده او د هغے هم هغه شان وسائل زیات نشته نو په هغے باندے اثرات لا زیات راځی۔ په هغه حوالے سره دا لازم ده چه مونږه به یو مثال قائموؤ چه خپل اخراجات به پخپله د کنټرول کولو کوشش اوکړو، که نه وی نو جناب سپیکر، دا به دومره زمونږه د لاس نه اوځی چه مونږه به ئے بیا سبا په هیڅ صورت کښے رانیولے نه شو او نه به ئے کنټرول کولے شو۔ جناب سپیکر، زه به د دوه دریو Trends باره کښے ذکر کومه۔ یو خو جناب سپیکر، د جنرل ایډمنسټریشن ما د تیر 2005 نه تر اوسه پورے ټوټل دغه رااویستولو او جناب سپیکر، که هر کال تاسو اوگورئ نو هغے کښے چه دوئ ځانله څومره بجټ ایښودے وو نو د هغے نه Revised estimates چه دی، زیات دغه شوے دی۔ جناب سپیکر، زه په دے باندے هم پوهیږم چه دا کله هم څه Exact estimates نه وی، هغے کښے پانچ دس پرسنټ پاس یا لاندے راتلے شی خو چه کله تیس پرسنټ او ساټھ پرسنټ او سو پرسنټ Increase دغه شی نو بیا پکار ده چه مونږه د هغے باره کښے سوچ شروع کړو ځکه چه کم از کم زمونږه غریبه شان صوبه هغه نه شی برداشت کولے۔ جناب

سپیکر، کہ تاسو پہ 06-2005 بجټ کښے اوګورئ نو 543 ملین دوئ بجټ غوښتے وو او دغه ئے چه اوکړو نو هغه 812 ملین یعنی 49 پرسنټ Increase شوے دے۔ جناب سپیکر، دغه شان پہ 08-2007 کښے 650 ملین بجټ ئے غوښتے وو او 1333ملین دغه شو، سو پرسنټ Increase شوے دے۔ جناب سپیکر، تیر کال چه دے جی 850 ملین بجټ ئے غوښتے وو او 1308 ملین یعنی تقریباً 60 پرسنټ نه Increase Aboveشوے دے جی۔ دے کال، دا تیر شوے کال ئے 905 ملین بجټ غوښتے وو او 1262 ملین د دے Actualدغه شوے دے نو دا څه تقریباً 40 پرسنټ Increase شوے دے او بل خوا ته چه مونږه اوګورو جناب سپیکر، نو زمونږه چه Provincial own receipts دی، په هغے باندے اوس منسټر صاحب خبره هم اوکړه چه ټوټل Six to seven percent ټوټل زمونږه د بجټ هغه جوړیږی نو چه خپل Own receipts اوګورو او دلته کښے دے خرچو ته، خالی د یو ډیپارټمنټ دے خرچے ته اوګورو نو جناب سپیکر، دا ټهیک ده نن به پرے وخت تیر شی خو سبا به دا داسے صورتحال ته اورسی چه دا حکومت به دا خرچے نه شی برداشت کولے۔ جناب سپیکر، د دے د پاره د اوس نه که مونږه اقدامات اوچت نه کړو، د دے د پاره که د اوس نه مونږه پیش بندی اونه کړو نو زما خیال دے چه بیا به د دے مسئلے حل نه شی راوتلے او دا دغه به څنګه رااوباسو؟ جناب سپیکر، ټهیک ده زه په دے باندے پوهیږم چه Salary Increase چه دے هغے کښے کمے هغه شان دغه نه دے ځکه چه د هغه خلقو آمدن هسے هم کم دے او زمونږه چه کوم Inflationدے هغه شے نه، خو چه کوم Operating costsدی چه دیکښے کم از کم مونږه کمے راولو او چه کوم غیر ضروری اخراجات دی چه هغه مونږه راکم کړو نو هله به دا څیزونه کنټرول کیږی۔ درانی صاحب هم ذکر اوکړو او ما په بجټ سپیچ کښے هم دا ذکر کړے وو چه کومه ورځ دلته کښے اعلان اوشو چه یره مونږه د منسټرانو صاحبانو بیس پرسنټ تنخواه کموؤ نو ټهیک ده، مونږه دا اعلان'ویلکم' کوؤ او مونږه دا خبره'ویلکم' کوؤ خو جناب سپیکر، هلته کښے بیا تاسو ته دا هم اوښودل چه د هغے څومره اثر کیږی، مونږه چه حساب اولګوو نو دغه ټوټل څه اټهاره انیس لاکھ روپئ بچت پاتے شو او بل خوا ته چه مونږه اوګورو نو د سی ایم

سیکریټریټ په'انټرټینمنټ' کښے تقریباً دوه نیم کروړه روپئ ایکسټرا خرچ شوے دی او جناب سپیکر، ایک کروړ هغوی بجټ له پاره ایښودے وے او ساړهے تین کروړ روپئ په هغے کښے خرچ شوے دی۔ اسټېلشمنټ ډیپارټمنټ چه دے، هغے څه پندره لاکھ روپئ ایښودے وے او پچاسی لاکھ روپئ ئے خرچ کړے دی۔ جناب سپیکر، نو یو طرف ته مونږ، څنګه چه درانی صاحب اووئیل چه دا تضاد دے او دا'میسج' چه دے هغه نور ډیپارټمنټس ته داسے ځی چه یره دا کوم اعلانات چه دوئ کوی یا چه دوئ وائی چه دا زمونږه دغه دے چه مونږه دا خرچے کمول غواړو، دا هسے زبانی جمع خرچ دے او دا Actualهغه پالیسی نه ده نو جناب سپیکر، چه د دے څیز مونږ دغه اوکړو۔ اوس که زه د دے هغه ډیلی حساب رااوباسمه جناب سپیکر، که دا ساړهے تین کروړ روپئ والا نو دا تقریباً 95 thousand per dayراځی جی چه 365 days واخلئ۔ جناب سپیکر، دا څیزونه دی چه مونږه دا Curtailکړو نو د هغے سره به فرق پریوځی او د هغے به یو ښه'میسج' لیږلے کیږی۔ بل جناب سپیکر، د دے ډیپارټمنټ نه زما یو دا هم دغه دے چه چونکه دا ټول ډیپارټمنټس Overseeکوی او د هغے پوسټنګ ټرانسفرز کنټرول کوی، په دے وخت سره زمونږه صوبه کښے د ستر نه Above داسے افسران دی چه هغه لوئر ګریډ دی او په هائر ګریډ باندے لګیدلی دی۔ جناب سپیکر، د دے'میسج' ډیر غلط ځی، د دے سره د سروس هغه مورال خرابیږی او هغے سره د ښه افسرانو هغه Incentives دغه کیږی۔ جناب سپیکر، دغه شان سوله داسے افسران دی چه د هغوی سره Dual charge دے، د ستره نه Above داسے افسران دی چه کوم دے وخت کښے او ایس ډیز دی۔ جناب سپیکر، نو دے طرف ته هم توجه ورکول پکار دی چه زمونږه کوم بیوروکریسی ده چه د هغے هغه Maximum potential مونږه Utilizeکړو او مونږه صحیح طریقے سره دغه کړو نو د هغے سره به دا وی چه د دے ډیپارټمنټ ښه کیدو سره به د نورو ډیپارټمنټس سروس ډیلیوری باندے به هم اثر پریوځی او هغے باندے به هم یو چیک پیدا کیږی۔ جناب سپیکر، نو د دے د پاره زما دا ریکویسټ دے، پکار دا ده چه د دے ډیپارټمنټ کښے اصلاح اوکړے شی۔ ما اخری ځل، وروستو ځل چه کله زمونږه بجټ وو نو په هغے کښے هم ما دا خبره کړے وه او هغه وخت

سره ارشد عبدالله صاحب، لاء منسټر صاحب دا یقین دهانی راکړے وه چه یره آئنده به مونږه خرچه کم کوؤ۔ زه اوس دا هغوی باندے پریږدمه چه آیا هغوی د هغے خپلے وعدے سره انصاف کړے دے او که نه دے کړے ؟ جناب سپیکر، دغه یو څو گزارشات ما تاسو ته کول غوښتل۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان۔

نکتہ اعتراض

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ یہ جنرل ایڈمنسٹریشن کا بڑا Important ڈیمانڈ ہے اور میں آپ کی خدمت میں جو پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اس ہی کے سلسلے میں ہے، اس لئے بولنے سے پہلے میں وہ پوائنٹ آف آرڈر Raise کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، اگر آپ آئین کے، جو 18th Amendment سے پہلے تھا اگر آپ اس کے آرٹیکل 129 کو دیکھیں تو اس میں "The executive authority of the Province shall vest in the Governor and shall be exercised by him, either directly…

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، 129، دا زوړ 129 جی،.Not new-----

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مجھے کچھ بولنا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: بنه جی-----

(وزیر قانون): جناب سپیکر،-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جی، جناب میں ذرا پوائنٹ آف آرڈر پیش کروں تو اس کے بعد۔
"The executive authority of the Province shall vest in the Governor and shall be exercised by him, either directly or through officers subordinate to him, in accordance with the Constitution". سر، اس نے یہ کہا کہ ایگزیکٹیو اتھارٹی گورنر کے ساتھ تھی لیکن وہ Subordinate officers کے Through exercise کرتا تھا جو سیکریٹری کہلاتے تھے یا کوئی اور افسر جو Competent تھا۔ اب جب ہم نئے آرٹیکل 129 کو دیکھتے ہیں جو 18th Amendment کے بعد آیا ہے تو اس میں ہے کہ "Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial

Ministers, which shall act through the Chief Minister". اب سر، یہ بہت بڑا Difference آگیا 129 میں، وہ جو پرانا 129 تھا اس میں Through officers subordinate to the Governor کے تحت اتھارٹی Exercise کیا کرتے تھے، جب وہ نوٹیفکیشن نکالتے تھے تو Consequent upon the approval of the Competent Authority جب وہ لکھتے تھے تو اس کا مطلب ہے کہ Competent Authority وہ تھے، جو سیکرٹری ہوتا تھا یا چیف سیکرٹری ہوتا تھا وہ Competent authority تھا، مختلف گریڈز کیلئے مختلف آفیسرز Competent Authority تھے لیکن اب تو Competent Authority کی بالکل Version بدل گئی ہے اور آفیسرز کو نکال دیا گیا ہے اب پراونشل منسٹرز جو ہیں ناوہ Competent، میرا جناب سپیکر، جنرل ایڈمنسٹریشن کے ڈیمانڈ کے ساتھ اس کو Attach کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ کوئی اس طرح بات نہیں ہے، یہ کانسٹی ٹیوشن ہے، یہ Subordinate legislation / rules وغیرہ نہیں ہیں، یہ جس دن اسمبلی سے پاس ہوا تو اسی دن پریزیڈنٹ نے اس پر دستخط کر دیئے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ اسی دن سے نافذ ہوگیا، اس کیلئے آپ کو 'کشن پیریڈ' بھی نہیں دیا گیا ہے جس طرح 18th Amendment میں کنکرنٹ لسٹ کیلئے اٹھارہ مہینے یا چودہ مہینے کیلئے جو 'کشن پیریڈ' دیا گیا ہے، اس کیلئے تو 'کشن پیریڈ' بھی نہیں ہے، یہ Immediately نافذ ہوگا اور اگر Immediately نافذ ہوگا تو اس کے بعد جو بھی Powers exercise کی ہیں ان لوگوں نے جو اس 129 کے تحت Authorize نہیں ہیں تو انہوں نے Unconstitutional act کیا ہے اور جناب سپیکر، ٹھیک ہے اس وقت کوئی پوچھنے والا نہیں ہے لیکن کل اگر کوئی کورٹ جائے، کوئی پوچھے کہ بھئی یہ تو آئین کے خلاف اپنی پاورز کو Exercise کر چکے ہیں اور اگر منسٹر صاحبان اپنی پاورز کو Exercise نہیں کرتے اور ان کی جگہ دوسرا کوئی شخص اس وقت Exercise کر رہا ہے تو کل ان کے خلاف بھی موؤ ہو سکتا ہے کہ جی ان کا اختیار تھا، کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکل 129 کے تحت ان کو اختیار تھا کہ وہ پاور Exercise کریں مگر انہوں نے Exercise نہیں کیا ہے اس لئے انہوں نے بھی آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ جناب سپیکر، چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، لاء منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ جب کانسٹی ٹیوشن بن جاتا ہے اور جب اس پر پریزیڈنٹ دستخط کر لیتا ہے تو وہ ایک سیکنڈ کے بعد نافذ العمل ہو جاتا ہے۔ اب جنرل ایڈمنسٹریشن کیلئے تو پیسے بے شک رکھیں لیکن جناب سپیکر، اس کی طرف بھی توجہ دیں کہ جتنے بھی، میں تو

کہتا ہوں کہ آج سے بلکہ پرانے احکامات کو بھی 'چیلنج' کیا جائے آئین کے نافذ ہونے، 18th Amendment کے نافذ ہونے کے بعد جو بھی احکامات دیئے گئے ہیں وہ اس آئین کے اگر خلاف دیئے گئے ہیں، اس آرٹیکل کے خلاف دیئے گئے ہیں تو وہ Unconstitutional اور Illegal تصور ہونگے، ان کی No effect ہوگی، وہ Effective ہی نہیں ہو سکتے کیونکہ آئین کچھ اور کہتا ہے اور پاور اگر دوسری پارٹی Exercise کرتی ہے جناب سپیکر، تو اس کی پھر کوئی لیگل حیثیت ہی نہیں ہوتی، وہ تو بالکل بے جان کاغذ کا ایک پرزہ بن جاتی ہیں۔ تو میں آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ جب یہاں پر جنرل ایڈمنسٹریشن کیلئے اتنا خرچہ لایا گیا ہے تو اس میں صرف چیف منسٹر سیکرٹریٹ کا خرچہ نہیں ہے، اس میں صرف منسٹرز کا خرچہ نہیں ہے، اس میں بہت سے ڈیپارٹمنٹس کا خرچہ ہے لیکن اگر منسٹرز صاحبان اپنی پاورز کو Exercise نہیں کرتے، وہ بھی چیف منسٹر صاحب کے تحت Exercise کرتے ہیں تو اگر وہ اپنی پاورز کو Exercise نہیں کرتے ہیں تو یہ تو اس صوبے کی بہت بڑی بدقسمتی ہوگی۔ تھینک یو جناب سپیکر اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(قہقہے/تالیاں)

Mr. Speaker: I reserve my ruling on this point.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب، مجھے اجازت ہے اس پر کچھ بولنے کی؟

مطالبات زیر رائے شماری

جناب سپیکر: ابھی تو میں نے فیصلہ سنا دیا، مجھے آگے بڑھنے دو جی۔ Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 2------

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ اس پہ ڈیبیٹ-----

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much ۔جناب سپیکر، عبدالاکبر خان کے بعد میں ذرا ایک شعر پڑھتا ہوں کہ:

؎ نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

یہ جہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس طرح مجھے لگتا ہے کہ اپنی بات بھی انہوں نے پوری کر لی ہے اور جب اپنا وقت آیا تو انہوں نے کٹ موشن بھی واپس لے لی ہے اور بات بھی انہوں نے پوری کر دی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس محکمے کی کارکردگی کے بارے میں کچھ باتیں کرنا چاہوں گا اور سب سے پہلے میں چیف

منسٹر صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے، 'گڈ گورننس' کیلئے اور اس کی 'پرفارمنس' بہتر کرنے کیلئے کچھ لوگ جن کے بارے میں انکوائری ہوئی تھی اور یہاں انکوائری سالہا سال چلتی تھی اور کوئی ایکشن نہیں ہوتا تھا، میاں صاحب نے بھی اس دن اپنی سپیچ میں اس بات کو Mention کیا تھا اور میں بڑا مشکور ہوں کہ جن افسران صاحبان پر اس معاملے میں، کرپشن یا Misappropriation کے معاملے میں ان کے اوپر Allegations ثابت ہوئے تو ان کے خلاف سخت ایکشن لیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ آنے والے دنوں میں اس سے ہمارے محکموں کی کارکردگی بہت بہتر ہوگی۔ جناب سپیکر، سکندر شیرپاؤ صاحب نے کچھ فگرز Quote کئے ہیں، میں ان پر نہیں جاؤں گا، سپیکر صاحب، میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی بھی جگہ پیسہ Judiciously اور Honestly لگایا جائے، کوئی چیز بہتر بنادی جائے اور کسی چیز میں بہتری لائے جائے تو یہ ہم سب کیلئے اچھی بات ہے، میں نہیں سمجھتا کہ بغیر پیسہ لگائے، یہ بڑا محکمہ ہے، جناب سپیکر اس کے بہت سے 'فنکشنز' ہیں، کوئی ایک فنکشن نہیں ہے جو یہ کر رہا ہے، اس کے مختلف 'فنکشنز' ہیں۔ میں صرف اس بات پہ آؤں گا جو ممبران صاحبان نے ہمیشہ پوائنٹ آؤٹ کی ہے اور آپ کے نالج میں بھی آئی ہے کہ مختلف جگہوں پر جو فرنٹیئر ہاؤسز ہیں، ہمارا یہاں ایک آفیسرز 'میس' ہے اور اس طرح انہوں نے منسٹرز کالونیز کو بھی دیکھنا ہے، منسٹرز کے گھروں کو بھی دیکھنا ہے، گورنر ہاؤس اور چیف منسٹر ہاؤس کو بھی دیکھنا ہے، لوگوں کو بڑی شکایت ہے اور اس میں کوئی بہتری نہیں آئی بلکہ اس میں ہر روز بہتری لانے کی ضرورت ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے تھا۔ آفیسرز 'میس' کے بارے میں بھی یہی ہے، آج چیف منسٹر صاحب چونکہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس لئے ہمیں بات کرنے میں آسانی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد ضرور ہماری بات پہ ایکشن ہوگا اور جو ریسٹ ہاؤسز / فرنٹیئر ہاؤسز ہیں، تو میری چیف منسٹر صاحب سے آج ریکویسٹ ہوگی کہ جناب! یہاں سارے ممبران صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو سخت شکایت ہے کہ اسلام آباد، ایبٹ آباد یا کہیں بھی فرنٹیئر ہاؤس میں ان کو کمرے کی ضرورت ہو تو یہ ڈیپارٹمنٹ کے افسران صاحبان کو لکھتے رہتے ہیں، ان کو ٹیلی فون کرتے رہتے ہیں مگر ان کو کوئی Positive response نہیں ملتا۔ اب اگر ممبر کو ایمرجنسی میں اسلام آباد جانا پڑ جائے یا کسی اور جگہ جائے تو یہ Facilities موجود ہیں اور وہ ڈیپارٹمنٹ سے دو دو دن، تین تین دن پہلے رابطہ کرنے میں شاید کامیاب نہیں ہو سکتا تو ڈیپارٹمنٹ ہمیشہ انہیں ایک ہی جواب دیتا ہے کہ جناب، ہمارے پاس جگہ موجود نہیں ہے اور بکنگ نہیں ہو رہی ہے، تمام ممبران صاحبان کو یہ پرابلم

ہے۔ جناب، میری ریکویسٹ ہو گی کہ چونکہ یہ سہولت ہے اور یہ ممبران کو سب سے پہلے وہاں پہ Available ہونی چاہیئے، جہاں جہاں پہ ہو تو یہ Facilities ہونی چاہئیں اور جناب سپیکر، ہم نے پہلے آپ سے کہا تھا کہ آپ بھی اس معاملے پر ضرور غور کریں کہ یہ بکنگ کا پراسس ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو دیا گیا ہے، میری نظر میں یہ بہتر ہو گا کہ ممبران کو Facilitate کرنے کیلئے، جو افسر آپ کے ساتھ یا یہاں اسمبلی میں موجود ہے تو اس کو یہ ڈیوٹی دی جائے تاکہ وہ ممبران کے ساتھ رابطہ کرے اور اگر وہ وہاں سے ان کے ساتھ رابطہ کر لے تو بہتر ہے یا وہ ڈائریکٹ ہاؤسز کے جو کیئر ٹیکرز ہیں ان کو کہے تو کمرہ ملنا چاہیئے۔ ہمیں یہ بھی شکایت ہے کہ بہت سے لوگوں کو بہت عرصہ کیلئے کمرے الاٹ کئے گئے ہیں تو ہماری یہ بھی ریکویسٹ ہو گی کہ اس میں بھی دیکھا جائے اور جن جن لوگوں کو بہت عرصے سے کمرے ملے ہوئے ہیں تو ان کو کینسل کر دیا جائے کیونکہ یہ ضرورت ہے ان لوگوں کیلئے جو دو تین دن کیلئے جاتے ہیں۔ ہماری ایک ہی ریکویسٹ ہے کہ کچھ گاڑیاں بہت سے لوگوں کو ملی ہوئی ہیں جو کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی Responsibility ہے تو اس کو بھی دیکھا جائے کہ جو Entitle ہیں، جو منسٹرز صاحبان Entitle ہیں، اور اگر ایک سے زیادہ گاڑیاں کسی کو ملی ہیں تو وہ بھی واپس ہونی چاہئیں۔ چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ میں ہم نے بڑی انکوائری کی ہے اور میرے پاس فگرز ہیں کہ صرف Ninety سے زیادہ، چھیانوے یا سو کے قریب گاڑیاں ہیں جو کہ ان کے Pool میں موجود ہیں اور پھر ایک بڑی تعداد میں یہ گاڑیاں رینٹ پر لیتے ہیں جس پر پہلے لاکھوں اور اب کروڑوں روپے کا شاید خرچہ آتا ہے تو میری چیف منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس پہ بھی پابندی لگائی جائے کہ ہر دفعہ یہ اپنی مرضی کے رینٹ پر گاڑیاں نہ لیں بلکہ جو گاڑیاں ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہیں، اسی طرح Repair پر نو نو اور بارہ بارہ کروڑ روپے کا خرچہ ہوتا ہے، اس میں نئی گاڑیاں آسکتی ہیں تو مہربانی کر کے اس پراسس کو بھی ہمیں ذرا دیکھنا ہے۔ جناب، میری ریکویسٹ ہو گی کہ ممبران کو وہاں کمرے الاٹ کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے جو کہ Entitle ہیں اور جن کیلئے یہ Facility create کی گئی ہے تو مہربانی کر کے اسمبلی کا جو اسٹیٹ آفیسر ہے، اگر ان کے ذریعے یہ کی جائے، ان کو Responsibility دی جائے، تو مجھے یقین ہے کہ اس سے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی میں بہتری آئے گی جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، یہ جو جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ تمام محکموں کی ماں ہے۔ ہمارے ہاں ماحول تو بہت اچھا ہے ماشاء اللہ۔ صوبہ سرحد میں جب ہم بات کرتے ہیں تو خالص اصلاح کی بنیاد پر بات کرتے ہیں۔ بعض ممبران نے فرمایا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب آ گئے ہیں تو لہذا ہم کٹ موشنز واپس لیتے ہیں۔ میری رائے کے مطابق وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، تشریف فرما ہیں تو کٹ موشنز کو آنا چاہیئے تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کے اندر کیا اصلاح ہے اور میں اسی نیت سے بول رہا ہوں؟ جناب سپیکر، آپ کو اندازہ ہوگا کہ آج پنجاب اسمبلی کے اندر ٹینشن ہے اور وہاں اپوزیشن بائیکاٹ پر ہے اور آپ کو یہ بھی اندازہ ہوگا کہ آزاد کشمیر میں اپوزیشن بائیکاٹ پر ہے اور انہوں نے پورے بجٹ سیشن کا بائیکاٹ کیا لیکن ہمارے ہاں یہ ماحول نہیں ہے اور بہت اچھا ماحول ہے، اس لئے کہ پہلے دن سے یہ طے ہو گیا تھا کہ یہ اسمبلی کم اور جرگہ زیادہ ہے، تاہم ایک دوسرے کی بات مانتے ہیں، احترام بھی کرتے ہیں لہذا جب کٹ موشن کو احترام میں واپس کیا جاتا ہے تو یہ نہ سمجھا جائے کہ کٹ موشن کو پیش کرنے والے کی احترام نہیں کرتے، ہم احترام بھی کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ضروری سمجھتے ہیں کہ بعض پوائنٹس کو پوائنٹ آؤٹ کر دیا جائے اور اس پر عمل ہو جائے۔ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایک 'رول' ہے جی، "Appointments and promotions, 1989 Ordinance" ہے اور بیوروکریسی اس کو ESTA CODE کہتی ہے۔ اس کے اندر پورے صوبے کو مختلف زونز میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان زونز میں جو تقرریاں ہوتی ہیں، ملازمتیں ہوتی ہیں اور وہ اس حساب سے ان کو تقسیم کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، پہلے یہ بلاک تھا اکیس ملازمتوں کا، اور 1990ء میں اس کو Revise کیا گیا تو اب چوبیس ملازمتوں کا بلاک بن گیا ہے، ان میں وہ ملازمتیں جو پورے صوبے کی سطح پر ہوتی ہیں وہ آ جاتی ہیں، تو اس کے بعد یہ زونز پر تقسیم کر دیں، تو زون نمبر 1، 2، 3، 4، 5، یہ زونز ہیں لیکن میں جو شکایت کرتا ہوں وہ یہ کرتا ہوں کہ جب دوبارہ Revise کیا گیا تو Revise کے اندر زون نمبر 1، زون نمبر 2 اور زون نمبر 3 کو تو نوازا گیا ہے لیکن سپیکر صاحب، زون نمبر 4 اور زون نمبر 5 کو محروم رکھا گیا۔ میں نے اس کی سٹڈی کی ہے جی اور میں نے وہ معلومات یا توجیحات معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ان دونوں زونز کو محروم کیا گیا؟ اب جب ملازمتیں تقسیم ہوتی ہیں تو زون نمبر 1، 2 اور 3 کو اگر تین تین ملازمتیں ملتی ہیں تو زون نمبر 4 اور 5 کو دو ملازمتیں مل جاتی ہیں۔ جناب سپیکر، میں خصوصی طور پر آپ کی توجہ چاہونگا کہ اسی Ratio کے ساتھ، تین اور پانچ کے اس Ratio کے ساتھ یہ ناانصافی ہوتی ہے، صوبے کے ان لوگوں کے

ساتھ جو زون نمبر 4 یا زون نمبر 5 سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ بہت 'کریم' لوگ ہوتے ہیں، بہت معزز لوگ ہوتے ہیں، 'انٹیلی جنٹ' لوگ ہوتے ہیں، یہ بڑی بڑی Key پوسٹوں پر بیٹھے ہوئے لوگ ہوتے ہیں لیکن وہ خود بات نہیں کر سکتے۔ اگر وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی، آپ کی توجہ اور غائب توجہ اس طرف آجائے کہ یہ ظلم اور ناانصافی ایڈمنسٹریشن بلاک کی ختم کر دیں تو بہت زیادہ مہربانی ہو گی۔ اس طرح جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہ رہا تھا جو جاوید عباسی صاحب نے کر لی ہے۔ آپ ہمارے وارڈن ہیں اور آپ ہمارے سرپرست ہیں، میں نے اسلام آباد کے اندر کئی ایسی راتیں گزاری ہیں کہ میں فرنٹیئر ہاؤس میں ایک کمرہ پیدا نہیں کر سکا، پہلے فرنٹیئر ہاؤس کہتے تھے اب نہیں کہیں گے، خیبر پختونخوا ہاؤس میں مجھے کمرہ نہیں ملا اور خیبر پختونخوا ہاؤس کا آدمی، میں نے وہاں جا کر فیض آباد کے ہوٹل میں پھر کمرے لیے ہیں جی۔ میں نہیں جانتا اور میں کوئی اتنا بڑا الزام بھی نہیں لگانا چاہتا لیکن میں یہ ضرور معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بنیادی حق وہاں اسلام آباد میں رہائش کا کس کا ہے اور اعزازی حق کس کا ہے؟ ایسا تو نہیں ہے کہ مور سے اس کی دم لمبی ہو گئی ہے اور ایسا تو نہیں ہے کہ مونچھیں داڑھی سے بڑھ گئی ہیں؟ میں بہت ادب کے ساتھ خیال کرتا ہوں، میں وہ ساری باتیں بھی نہیں بتانا چاہتا کہ Permanent کمرے کس کو مل گئے ہیں اور کیوں مل گئے ہیں؟ کوئی مجبوریاں ہونگی، میں اس کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا لیکن میں یہ ضرور ڈسکس کرنا چاہتا ہوں کہ اسٹیٹ آفس کو پابند کر دیا جائے کہ اگر ایمر جنسی میں کوئی ایم پی اے وہاں پر کمرہ مانگتا ہے تو اوروں کیلئے بہانہ بنایا جائے مگر ان کیلئے بہانہ نہ بنایا جائے بلکہ ان بے چاروں کو Accommodate کرنے کی کوشش کی جائے۔ (تالیاں) یہ جو ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ ہے میں ان سے ایک اور گزارش بھی کرتا ہوں کہ گورنر ہاؤس کا خرچہ بھی اسی ڈیپارٹمنٹ سے ادا ہوتا ہے، وزیر اعلیٰ صاحب کا خرچہ بھی اس سے ادا ہوتا ہے، سی ایم سیکر ٹریٹ، سول سیکر ٹریٹ، یہ مہمانداری، یہ مہمانوں کا آنا اور جانا، تو جب بھی بجٹ پیش ہوتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے گھر کا خرچہ اور گورنر صاحب کے گھر کا خرچہ یہ تھا، اب ہم نے کم کر دیا۔ اب یہ ہے کہ مجھے بجٹ تقریر کے اندر یہ چیز نظر نہیں آئی اور میں بہت زیادہ معافی سے کہتا ہوں، میں الفاظ کو دھو دھو کے کہتا ہوں کہ کسی کو برا نہ لگے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارا صوبہ غریب ہے لیکن ہمارے وزراء کی شاہ خرچیاں دیکھی جائیں تو ہمارا صوبہ غریب نہیں لگتا، وزراء کے حالات دیکھے جائیں تو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ صوبہ غریب ہے بلکہ ہم تو بہت زیادہ مالدار صوبے کے وزیر ہیں اور اب ہمارے فنانس منسٹر نے بتادیا کہ ہم نے تو بھیک مانگنی ہوتی ہے، قرضے مانگنے ہوتے ہیں، وفاق پر چلنا

ہوتا ہے، اپنے پیسوں کی تو کوئی بات نہیں جی، اپنے پیسے بھی نہیں ہیں اور پھر ہم شہنشاہ اعظم، مغلیہ دور کے شہنشاہوں کا خرچہ کریں۔ معاف کیجئے میں وزیر خزانہ کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ وزیر خزانہ نہیں ہیں بلکہ آپ وزیر امانت ہیں، آپ وزیر خزانہ نہیں ہیں، آپ وزیر امانت ہیں امانت۔ آپ کو ہمارے اس بچے کھچے، مارے پٹے صوبے کے خزانے کی چوکیداری کرنی ہے، آپ سے ایک ایک روپے کے بارے میں پوچھا جائے گا اور میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ بیوروکریسی جو کچھ آپ کے ذہن میں Feed کرتی ہے، خدا کیلئے وزراء! آپ بیوروکریسی کی نمائندگی نہ کریں، آپ کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یہ کونسے وزراء بڑے شاہ خرچ ہیں؟ ہم نے تو آج تک ان سے ایک کپ چائے بھی نہیں پیا۔ ہاں یہ خالی مانسہرہ والوں سے کوئی۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: نہیں، یہ مانسہرہ کے، میں عرض یہ کرتا ہوں جی، یہ ایسا ہوتا ہے کہ یہاں آکر انہوں نے ہمارا دفاع کرنا ہوتا ہے اور جب ہم سیکرٹری کو پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں یا ڈائریکٹر کو کرتے ہیں تو یہ ان کی بات سنتے ہیں اور ہماری بات نہیں سنتے۔ وہ جو کچھ ڈی ایس آر میں آتا ہے۔ وزیر اعلیٰ محترم ان پر اعتماد کرتا ہے اور ہماری بات پر اعتماد نہیں کرتا اور جو کچھ سمری آتی ہے تو سمری میں یہ وزراء ان کی بات سنتے ہیں ہماری بات نہیں سنتے۔ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر اگر ایسا ہوا تو یہ سارا کا سارا خرچہ سیکرٹری سے چلا جائے گا اور ایس او سے چلا جائے گا ایک کلرک کو، کلرک جو صرف Matriculate ہے، وہ پورے ڈیپارٹمنٹ کا اور میرے صوبے کے خزانے کا تعین کرے گا۔ میری بہت زیادہ مشکلات ہونگی، میری گزارش یہ ہوگی، میں نے اس لئے تحریک پیش کی ہے کہ میں اس محکمے کی اصلاح کرسکوں۔ اس کی کارکردگی سے بھی مطمئن نہیں ہوں، اس کی کارکردگی کے اندر بہت ساری باتیں کی جاتی ہیں لیکن شرم و حیاء کے بارے میں بات چھوڑی بھی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، بہت زیادہ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: زمین خان صاحب، محمد زمین خان صاحب!

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، شکریه۔ جناب سپیکر، چونکه زمونږه محترم وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، زما د هغوی نه شکایت یا خفگان په خپل ځائے خو که نن زه د هغوی د شرافت، انسانیت، د هغوی د مینے، ورورولئ او د پښتونولئ ستائینه اونه کړم نو دا به زه زیاتے کومه او زما ضمیر به ما ملامته کوی۔ یقیناً چه چیف منسټر صاحب د دے معزز ایوان دا معزز ممبران یو شان

Treat کوی، که څوک په اپوزیشن کښے دی او که څوک په حکومتی بنچونو باندے ناست دی نو یو شان عزت او احترام ورله ورکوی۔ ما صرف دا غوښتل چه زه د وزیراعلیٰ صاحب په علم کښے، څنګه چه عباسی صاحب د فرنټیئر هاؤس متعلق خبره اوکړه نو ما هم دغه خبره د هغوی په علم کښے راوستل غوښتل چه دوئ خو پخپله باندے دے ممبرانو له پخپل ځائے باندے عزت او احترام ورکوی خو چه دغه خبره هم د دوئ په نوټس کښے راشی او څنګه تجویز چه عباسی صاحب ورکړو نو چه دغه تجویز د دوئ په علم کښے راشی۔ زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، Withdrawn۔ جی، لاء منسٹر صاحب! آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز، ارشد عبداللہ صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور)</u>: ډیره مهربانی۔ د ټولو نه مخکښے خو جی دا چه اکرم خان درانی صاحب زمونږه ډیر ګران، عزتمند مشر په اسمبلئ کښے په څه کمره باندے یا Overallڅه Expenditures شوے دی، دلته کښے سول ورکس شوے دی خبره ئے پرے اوکړه۔ یو خو دا ده جی چه دا ایډمنسټریشن ډیپارټمنټ د سره Deal کوی نه، دا سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ Deal کوی نو دلته کښے په کټ موشن باندے خبره کول، Procedurally لکه ټهیک خبره نه ده خو بهرحال مشر دے خبره ئے اوکړه۔ په دے حوالے سره په دے ایوان کښے لیاقت شباب صاحب هم 'ډاکومنټری پروف' پیش کړے وو او دا ئے وئیلی وو چه یره دا صرف یوه کمره نه ده بلکه دا دوه هالز جوړ شوے دی، Different alleyways دی هغه پرے جوړ شوے دی۔ دلته کښے Entrances دی نو دا د ټولے اسمبلئ چه څومره Refurbishment یا نور داسے څه کارونه دی، دروازے دی، مختلف څیزونه دی، بیا جماعت دے، ګیټونه دی، مختلف دغه دی، نو دا یو نیم کروړ روپئ چه کومے دی، دا صرف د یوے کمرے په آرائش باندے نه دی لګیدلی خو بهرحال دوئ به مونږه مطمئن کوؤ انشاءالله اوConcerned officers چه کوم دی، هغوی به دوئ ته پوره ریکارډ Provide کړی، څه د لیاقت خان سره دی دوئ به ئے ورله هم ورکړی او که د هغے نه باوجود بیا د دوئ څه تحفظات وی نو بالکل بیا دا هاؤس د دوئ خپل هاؤس

دے او چه هر کله وائی انشاءالله په دے به خبره کوؤ۔ سکندر خان خبره اوکړه جی او ډیر ښه مختلف تجاویز د دوئ راغلل۔ یو خو دوئ دا وائی چه یره جونیئر کسان د سینیئر په ځائے ناست دی۔ د دے حوالے سره به دا اووایمه جی چه لوکل گورنمنټ آرډیننس کله راغے او دغه نظام چه کله د مشرف په دور کښے راغے نو په هغے کښے اوس لکه د پیښور ډی سی او پوسټ چه کوم دے نو دا گریډ اکیس دے، بل اړخ ته د چیف سیکرټری صاحب هغه هم گریډ اکیس دے، بل دا چه څومره غټ ډسټرکټس دی، هلته کښے گریډ بیس او گریډ انیس دی نو دا دومره آفیسرز چه کوم دی دا په دے صوبه کښے نشته، په یوه صوبه کښے هم نشته، نو هغه نظام داسے وخت کښےIn place شو چه هغه شان مونږ سره سینیئر آفیسرز نشته چه په دغه پوسټ باندے کښینی نو لهذا ډی سی او په بعضے ځائے کښے په اتهاره گریډ کښے دے، بعضے ځائے کښے په انیس گریډ کښے دے نو دغه وجه ده جی۔ بل په Expensesکښے کټ، دا بالکل اصولی طور باندے دوئ ډیره ټهیک خبره کوی چه یره مونږ له پکار دی چه خپل Expenses کښے مونږه کټ راولو او خپل ځان کښے Improvement پیدا کړو۔ یو خو جی په دیکښے به دا گزارش کوم چه یره Salaries increase last year هم 20 پرسنټ کړے وو اوlast year 15 to 20% هم شوے وو جی، دغه شان میډیکل الاؤنسز دی، داسے ډیلی الاؤنسز دی، داسے نور چه کوم اسټبلشمنټ چارجز دی نو چه هغے کښے اضافه اوشی نو Definitely بیا Next year، اوس دے کال چه کوم دے 50 پرسنټIncrease شوے دے،50 پرسنټ چه کوم صرف په Pays کښے شوے دے۔ د هغے نه علاوه په الاؤنسز کښے 20، 25 پرسنټ دغه کښے شوے دے، نودا Accumulative effect چه دے هغه دومره دے چه خامخا دا 30 to 40% Rise راځی، ولے چه په دیکښے چه کوم زمونږه دا گرانټ دے، په دے زیات تر خو نه، په دیکښے کافی Charged expendituresدی چه کوم د گورنر سیکرټریټ Expenses دی، د هغوی د تنخواگانو، د هغوی د ملټری سیکرټری، د هغوی نور ډیر آفیشلز، بیا صرف په دیکښے د چیف منسټر سیکرټریټ نه بلکه د ټولو منسټرز، په دیکښے پراونشل انسپکشن ټیم، Liabilities دی د ایکس مهترانو، نوابانو، بیا پراونشل سروسز اکیډمی ده، داسے جی ډیر آرگنائزیشنز

دی، پبلک سروس کمیشن دے، ججز دی، سپیشل ججز انټی کرپشن دی، دا سے بیا اکانومی کمیشن دے، یو ډیر لوے اسټبلشمنټ دے چه د هغوی تنخواګانے زیات تر مونږه Deal کوؤ په دے ډیپارټمنټ کښے، نو چه کله په تنخواګانو کښے اضافه راځی 50 پرسنټ نو ورسره دغه راځی او ورسره دا نور Accumulative effect د هغے خامخا 30، 40 پرسنټ به خیژی۔ باقی دلته کښے خبره اوشوه چه د سی ایم هاؤس یا د سی ایم سیکرټریټ Expenses زیات دی نو دے حوالے سره خو دا وایم چه چیف منسټر صاحب چه وی، هغه جی د صوبے چیف ایګزیکټیو دے، چیف منسټر سیکرټریټ ته یا چیف منسټر هاؤس ته به صدر پاکستان هم راځی، دلته به وزیر اعظم پاکستان هم راځی، دلته به د ټولے دنیا Ambassadors هم راځی، دلته به د ټولے دنیا فارن منسټرز راځی، ډیلیګیشنز به راځی، یو این هیډز به راځی، دلته به د پښتنو لوے لوے جرګے کیږی، د نظام عدل نه را واخلئ جی، تاسو سوچ اوکړئ چه دلته کښے همیشه هره هفته، هره هفته دلته کښے مختلف جرګے راځی چه د پښتنو روایات دی نو خامخا د هغوی میلمستیا به هم کیږی۔ باقی داسے شاه خرچئ چه هغه راځی یا داسے یو دغه کښے راځی چه هغه مونږه وایو چه Extravagance واقعی شاه خرچی ده، داسے څه ځیز پوائنټ آؤټ نه شو بلکه Generally یو دغه اوشو چه یره Expenses، نو Expenses خو وخت سره زیاتیږی۔ یو خو Inflation دے او پیسه لګیا ده Devalue کیږی، هر څه لګیا دی ګرانیږی نو دا Effects په اکانومی او Overall په ملک باندے د دے اثرات شته نو خامخا به overall جی په بجټ کښے اضافه کیږی۔ باقی Dual charges دی، دا ډیر یو څو کیسز کښے به وی، Generally دا پالیسی اوس اسټبلشمنټ ډیپارټمنټ خپله سمری تیاره کړے ده، وزیر اعلیٰ صاحب ته به ئے لیږی انشاءالله، چه یره که داسے اکا دکا څه Instances وی نو چه هغه نه وی او چه کوم او ایس ډیز وی او د چا خلاف انکوائریز ختم شوے دی چه هغوی له خپل خپل پوسټنګز ورکړی نو دا Under process دی۔ عبد الاکبر خان صاحب د آرټیکل 129 د ایګزیکټیو اتهارټی حوالے سره خبره اوکړه او هغوی پوائنټ آف آرډر هم اوچت کړے وو او بیا کټ موشن ئے هم، بهرحال په دواړو فورمز باندے هغوی خبره کړے وه۔ وضاحت دا

دے چہ یرہ دا آئینی ترامیم چہ کوم 18th Amendment Bill پاس شو، هغے کښے دا دی چہ جولائی 2011 پورے دا هر څه به On ground چہ کوم دی، دا به Execute کیږی۔ د دے د پاره فیډرل گورنمنټ کمیټئ هم جوړے کړے دی، پراونشنل گورنمنټ هم جوړے کړے دی، د دوئ خپلو کښے Liaison هم شته او بائیس جولائی 2011 (پورے) چہ کوم دی، دا ټول هر څه، دا نظام به انشاءالله بدل شوے وی او زیات ډیموکریټیک به وی او Public representative سره به زیات پاورز وی نو چہ دا کومے گلے شکوے دی دا به ټولے ختمے شی۔ جاوید عباسی صاحب ته به په اردو کښے جواب ورکړم جی۔ جاوید عباسی صاحب نے فرمایا کہ گیسٹ ہاؤسز میں ایم پی ایز صاحبان کیلئے بکنگ کا پرابلم ہے تو پرابلمز بالکل ہیں جی، مانتے ہیں مگر اس میں گزارش یہ ہے کہ کچھ ہم، بالکل ہمارا یہ حق ہے کہ ہم ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے اوپر Objection کریں، ان کی کمزوریوں کو باہر لائیں لیکن ساتھ ساتھ ہمیں خود اپنا احتسابی عمل بھی جاری رکھنا پڑے گا کیونکہ میجارٹی میں نہیں کہونگا لیکن اکثر اوقات ایسا ہوا ہے کہ ایم این ایز، منسٹرز خود اپنے آپ کیلئے نہیں، اپنی فیملیز کیلئے نہیں بلکہ اپنے دوستوں، اپنے قریبی عزیزوں کیلئے بھی کمرے بک کراتے ہیں، اگر یہ پریکٹس بند ہو جائے تو اس سے بھی کافی فرق پڑے گا لیکن پھر بھی ہم اس نظام میں انشاء اللہ بہتری لائینگے اور یہ جو بکنگ سسٹم ہے، کوشش کرتے ہیں کہ اگر کسی طریقے سے اس کو زیادہ بہتر بنایا جاسکے اور ایک فون کال کے اوپر یا Immediately بھی اگر ادھر جانا پڑے تو ایسی Urgency کیلئے چند کمرے مختص کئے جائیں انشاء اللہ، اس لحاظ سے سیکرٹری ایڈمنسٹریشن اور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو یہیں سے انشاء اللہ ہم ہدایات دیتے ہیں کہ اس کیلئے Arrangements کریں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ زون 4 اور 5 کیلئے، تو قانون کے تحت بات کریں، قانون میں تو کوئی Discrimination نہیں ہے، قانون کے لحاظ سے Equal representation ہونی چاہیئے، Equal seats کی Distribution ہونی چاہیئے اور اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ نہیں کر رہا تو وہ آپ پوائنٹ آوٹ کریں، انشاء اللہ ہم اس میں بہتری لائیں گے لیکن ابھی تک ہمارے نالج میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ Legally discrimination possible نہیں ہے۔ (مداخلت) وہی آپ نے بھی یہی بات کی کہ سی ایم ہاؤس اور منسٹرز کی جو Extravagance ہے، شاہ خرچیاں ہیں تو میں اپنی کیا وہ کرونگا لیکن ہم تو اگر آفس میں چائے بھی پلاتے ہیں تو اپنی جیب سے پلاتے ہیں، ہمارے پاس اس کا بھی کوئی As such فنڈ وغیرہ نہیں ہوتا اور اگر ہے بھی

تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ تو ایسے ہمارے پاس کوئی خصوصی فنڈز نہیں ہوتے ہمارے ڈسپوزل پہ کہ ہم شاہ خرچیاں کریں اور پچھلے دور میں آپ لوگوں نے کہا تھا کہ ہم مسجدوں سے Operate کرینگے لیکن آتے ہی آپ نے نئی گاڑیاں خریدیں، وہ آپ بھول جاتے ہیں (تالیاں) Any way ، Overall بھی ہے جی کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے بڑی مؤثر کارکردگی، آپ نے دیکھا کہ جو 'چیلنجز' اس سال آئی ہیں، اخباروں میں آپ نے نوٹ کیا ہے بلکہ یہاں Acknowledge بھی کیا گیا ہے، عباسی صاحب کی مہربانی ہے کہ اچھی چیز کو انہوں نے بھی Appreciate کیا ہے کہ اگر اس ڈیپارٹمنٹ میں ایسے عناصر تھے جو کہ کسی طریقے سے، کسی Bad practice میں یا کسی کرپٹ پریکٹس میں وہ Involve تھے تو ان کے خلاف سخت ترین ڈسپلنری ایکشن لیا گیا جس کی میرے خیال میں اس صوبے میں ایسی مثال نہیں ملتی، جو ایکشنز آج یا چند دنوں میں ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں لیے گئے ہیں، میرے خیال میں بہت کم ہوا ہے کہ ایسی حکومتوں میں ایسے لوگوں کے خلاف ایکشنز لیے گئے ہوں۔ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جو گرانٹ ہے، اس کو منظور کیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جی، کٹ موشنز جو 'موو' ہوئی ہیں جناب اکرم خان درانی صاحب اور سکندر حیات خان کی جی، ?Should we go for vote or، (وزیر قانون سے) آپ نے ریکویسٹ کی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی ہاں، میں نے ریکویسٹ کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: زه گزارش کوم چه دا-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میرے خیال میں جو بات میں نے کی، اگر منسٹر صاحب ذرا یہ ریکارڈ دیکھیں، جس وقت یہ خرچہ ہوا تو یہ پی بی ایم سی کے پاس تھا، ابھی ٹھیک ہے کہ اس میں تبدیلی آئی ہے لیکن میں نے اس وقت کی بات کی ہے کہ یہ اسی کے ساتھ تھا۔ باقی جی، آپ اس پہ ووٹنگ کر لیں اور ہم چاہیں گے کہ اس پہ ووٹنگ ہو۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، سکندر خان! ووٹنگ-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: منسټر صاحب چه کوم جوابات را کړل مونږه د هغے نه Satisfied نه یو جی۔ دوئ خو دا دغه اوکړو چه خرچے به زمونږه زیاتیږی او

Already که مونږه اوګورو او کوم چه د بجټ باره کښې فنانس منسټر صاحب ته هم دغه کړے وو نو ریوینو باندے هم زمونږه شک دے او Expenditureچه زمونږه زیات شی نو دا خو Alreadyبیا Deficitطرف ته به ځی۔ دا خبره چه دے باندے به ووتھنګ اوکړو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> منسٹر صاحب کا جو جواب آیا ہے، میں اس سے Satisfiedہوں۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib.

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> زه به جی ګله کومه، ما له خو دوئ پیغور راکړے دی جی۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> ووټ به پرے اوکړو، ستا په۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> نه، لکه ماحول داسے وو چه دوئ به ما ته ریکویسټ کوی چه خپل دا کټ موشن واپس واخله، هغوی دا اونه وئیل جی، هغوی ما ته دا اووئیل چه تاسو په جماعتونو کښے اعلان کړے وو او تاسو په جماعت کښے اونه کړل او اوس مونږه چائے ښبنکلو ته هم نه پریږدئ۔ (قہقہے) نو پښتو خو دا ده جی چه دے وخت کښے شوک پیغور نه ورکوی، لکه چه قتل معاف کوی نو هغه ته منت کوی او لهجه هم دا پکار وه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نو دا اوس Withdrawکوئ ؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> نو ما له خوئے پیغور راکړے دے نو زه خفه یم جی۔

(قہقہہ)

<u>Mr. Speaker</u>: Now I put these Cut Motions, moved by Akram Khan Durrani Sahib, Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib and Mufti Kifayatullah Sahib for vote. Those who are in favour of it may say 'Aye'.

<u>Voices:</u> Yes.

<u>Mr. Bashir Ahmad Bilour (Senior Minister):</u> Yes.

(Laughter)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ کٹ موشنز جنہوں نے موؤ کی تھیں وہ تو خاموش بیٹھے رہے۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: نہیں، ہم نے دی تھی۔

جناب سپیکر: نہیں، 'Yes' کی آپ کی آواز نہیں آئی۔ میں اردو میں بولتا ہوں۔ (قہقہے)

جو کٹ موشنز درانی صاحب، سکندر خان شیر پاؤ صاحب اور مفتی کفایت اللہ صاحب نے پیش کی ہیں، ان کے حق میں جو ہیں، وہ جواب 'ہاں' میں دیں۔

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The cut motions are defeated and Demand No. 2 is granted.

(Applause)

Mr. Speaker: Demand No. 3: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 3. Honourable Minister for Finance, please.

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب، 16 کروڑ، 29 لاکھ، 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011 کو ختم ہونے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل فنڈ آڈٹ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved "that a sum not exceeding rupees One billion, sixteen crore, twenty nine lacs & thirteen thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011 in respect of Finance, Treasuries & Local Fund Audit".

Cut Motions on Demand No. 3: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): د دوہ سوہ روپو کټ موشن پیش کوم، د دے محکمے کارکردگی ښه نه ده۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mr. Iqbal Din Fana Sahib to please move his cut motion on Demand No. 3.

ڈاکٹر اقبال دین: میں اس پر پندرہ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by fifteen rupees only. Mr. Israrullah Khan Gadapur, not present, it lapses. Mr. Taj Muhammad Tarand, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر! میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

(Applause)

Mr. Speaker: Mr. Sanaullah Miankhel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: واپس لیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

(Applause)

Mr. Speaker: Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3.

حافظ اختر علی: میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3. Sardar Aurangzeb Khan, please.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں پچاس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr. Atiq-ur-Rehman, to please move his cut motion on Demand No. 3. Atiq-ur Rehman Sahib, not present, it lapses. Abdul Sattar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mr. Abdul Sattar Khan, not present, it lapses…..(Continue)…..

Mr. Fazalullah, to please move his cut motion on Demand No. 3.

Mr. Fazalullah Sahib.

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، زه د هزار روپو کټ موشن پیش کوم، د ایک هزار۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Muhammad Javed Abbasi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Hayyat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب حیات خان: زه د دس روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees ten only. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں بھی سر، اپنی Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہس جی؟

Mr. Munawar Khan Advocate: Withdrawn Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Anwar Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 3. Mr. Anwar Khan Sahib, not present, it lapses. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3.

مفتی کفایت اللہ: ٹوٹل رقم ہے جی ایک ارب 16 کروڑ 29 لاکھ 13 ہزار، میں اس میں چار سو تیرہ روپے کی کٹوتی کی تحریک بھی پیش کرتا ہوں اور پر اس پر یقین بھی رکھتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یہ چار سو تیرہ نمبر کوئی لکی نمبر ہے؟

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees four hundred and thirteen only. Mufti Syed Janan Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 3.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ زه جی د اتیا زرو روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم جی۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees eighty thousand only. Mr. Naseer Muhammad Khan Miadadkhel, to please move his cut motion on Demand No. 3, not present, it lapses. Ms. Nighat Yasmin Bibi, to please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پچاس کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

آوازیں: پچاس کروڑ۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees fifty crore only. Mr. Muhammad Zamin Khan, to please move his cut motion on Demand No. 3.

جناب محمد زمین خان: ډیره ډیره مهربانی، شکریه جی۔ ما هغه بله ورځ چونکه په بجټ سپیچ کړے وو، وزیر خزانه صاحب پخپله ناست وو او زما چه څه ضرورت شی نو ما له ئے کړے دی، ضرورت ئے نه ګنړم نو زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Zamin Khan is withdrawn.

جناب محمد اکرم خان درانی صاحب! پلیز آپ اس پر کوئی بات اگر کرنا چاہیں، جی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا 'سیریس' ہو جائیں پلیز۔اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: چونکہ محکمہ خزانہ بڑا اہم ہے اور جو صوبے کے ایک تالے کی چابی ہے وہ منسٹر فنانس کے پاس ہوتی ہے، تو ہم کچھ تجاویز بھی دینا چاہتے ہیں جو کہ یہاں پر پورے صوبے میں کچھ مشکلات ہیں اور ہم نے اپنی گورنمنٹ میں بھی انہی مشکلات کو دیکھ کر کچھ فیصلے کئے تھے۔ نمبر 1 یہ ہے کہ یہاں پر جب ہم بجٹ پاس کرتے ہیں تو ہماری روایات یہ تھیں کہ وہاں پر جو بھی کام ہیں خواہ سکولز ہیں، روڈز ہیں، تو اس کیلئے ہماری گورنمنٹ میں یہ تھا کہ پچاس فیصد ہم 2 جولائی سے لیکر 7 جولائی تک انہی اضلاع کو بھیجتے تھے اور پھر اسی مہینے سے وہاں پر اس کی Processing/ Tendering اور اخراجات شروع ہوتے تھے اور باقی پھر پچیس فیصد جو تھا تو وہ فوری طور پر بھیجتے تھے اور پچیس فیصد دوبارہ Last پہ بھیجتے تھے، تو اسی طرح وہ سارے اخراجات سال میں مکمل ہوتے تھے۔ میرا مشورہ یہ ہوگا کہ ایک تو یہ ہے کہ اگر میری اسی پالیسی کو آگے لے کے جائیں کہ جو بھی بجٹ پاس ہو اس کا 50 پرسنٹ فنڈ اس کام کیلئے ان اضلاع کو جائے تو وہاں اس پر بہت جلدی کام شروع ہو سکتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ یہاں پر جب ہماری سکیمیں مکمل ہوتی ہیں تو جس نے سکول دیا ہے، جس جس کا ہاسپیٹل ہے تو وہ بے چارے لوگ اپنی پوسٹوں کی سینکشن کیلئے پھر محکمہ خزانہ کو آتے ہیں اور یہاں پر پھر سیکشن آفیسر ز اس پر جتنے دن بھی لگاتے ہیں اور جس طریقے سے بھی ان پوسٹوں کی سینکشن دیتے ہیں تو یہ بھی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ بلڈنگ تیار ہوتی ہے اور وہاں پوسٹیں سینکشن نہیں ہوتی ہیں۔ ہم نے یہ بھی کیا تھا کہ جو بلڈنگ پچھتر فیصد Complete ہو تو اس کو آپ پوسٹیں دے دیں اور جب Handing over / taking over ہو جائے تو وہاں پر اس کے بعد تقرری ہو۔ دوسرا یہ ہے کہ ہمیشہ فنانس سے جو پیسے سب کاموں کیلئے بھیجے جاتے ہیں، جہاں تک ڈسٹرکٹ میں ہے اور جو

مخصوص طریقہ ہے کہ یہاں پر سکیم کو By name فنانس سے لکھ کر کہ یہ پیسے اس سکیم کیلئے ہیں، تو یہ بھی پھر لوگ کوشش کرتے ہیں کہ اس طریقے سے وہ فنانس میں آ جائیں اور وہاں پر فنانس سے اپنے پیسے ریلیز کریں۔ تو میری گزارش یہ ہو گی کہ یہ جو پوسٹیں ہیں اور ان کی جو سینکشن ہے تو سب ممبران اسمبلی کو بھی ادھر سیکرٹریٹ کے چکر لگانے پڑتے ہیں اور فنڈنگ کے پیچھے بھی لوگ سی اینڈ ڈبلیو میں آتے ہیں اور اس کے بعد پھر فنانس جاتے ہیں تو یہ تو منتخب لوگوں کا کام نہیں ہے کہ اس کے پیچھے جائیں، یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ بروقت وہ پیسے بھی وہاں پر بھیجے اور یہ جو پوسٹیں ہیں وہ بھی سینکشن کرلے اور دوسرا یہ ہے کہ یہاں پر By name کسی سکیم کیلئے جو فنڈ خصوصی طور پر ریلیز ہوتا ہے تو وہ سلسلہ بھی میرے خیال میں بند ہونا چاہیئے کیونکہ پھر اس سے برے اثرات بھی سامنے آتے ہیں۔ باقی ہمارے فنانس منسٹر صاحب نے کافی تیاری کی تھی اور ایک بات جو یہاں پر آئی کہ ہم نے جو دس میگاواٹ کا وہ رکھا تھا تو وہ بالکل اس وقت رکھا تھا کہ جب اس کی آمدن شروع ہو، اس سے پہلے تو آپ اس کو شروع نہیں کر سکتے۔ تو دوبارہ میں ملاکنڈ کیلئے دس میگاواٹ، خواہ وہ ہماری بات نہ ہو ان کی بات ہو، میں ان کی بات کو اپنی بات مانتا ہوں لیکن وہاں پر ان لوگوں کی انڈسٹریز کیلئے جو دس میگاواٹ ہے، میرے خیال میں اس پر اگر کام ہو جائے تو وہاں پر اس میں کافی فرق آ سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> سر، محترم اکرم درانی صاحب هم اوفرمائیل چه د خزانے محکمه ډیره اهمه محکمه ده او زمونږ دا ټول خومره ایم پی ایز صاحبان چه دی، د دوئ سترگے دغے محکمے طرف ته دی۔ ټول ریلیزز، د خپلو فنډونو ریلیزز او د فنډونو نه علاوه د خپل سکیمونو د ریلیزز د پاره ټول د دغے محکمے چکرے بار بار لگوی۔ یو خو دا ریلیزز Slow دی، دویمه خبره دا ده چه ایس این ایز محکمه رااولیږی، دغه دی زما د حلقے دا ما ځان سره راوړی دی، صرف د ایجوکیشن د 2006-07 درے سکولونه دی تر اوسه پورے د هغے ایس این ای نه ده Approve شوے۔ څلور سکولونو پسے د لس ځل نه زیات د محکمے چکرے ما لگولے دی۔ صرف یک یو سکول دے چه د هغے ایس این ای Approve شوے ده۔ دے ځل چه د 2006-07 سکولونو په 2010 کښے هم ایس این ای Approve نه شی نو د دغے د پاره زمونږ دا خواست دے چه دیکښے محکمے

ته خصوصی طور باندے تاسو هدایت اوکړئ۔ د دے نه علاوه محترم وزیر خزانه صاحب ته زما خواست دے چه په دغه اے ډی پی کښے د آئیل اینډ ګیس د رائلټی په باره کښے، زه د هغوی توجه دغے طرف ته مبذول کول غواړم چه څنګه د بجلئ د رائلټی د 6 بلین 5% Three hundred million د بجلئ رائلټی ده او د هغے 5% نه Three hundred million جوړیږی او زمونږه د آئیل اینډ ګیس رائلټی 9.36 بلین ده نو د هغے 5% نه Eleven million، نو دا د دوئ محکمے ته هدایت اوکړی چه دا درستګی اوکړی چه د 6 بلین Three hundred millions جوړیږی نو د 9.36 بلین Eleven څنګه جوړیږی؟ د دے نه علاوه زما بل خواست ورته دا دے چه زمونږه د حلقے یو 'ویل' دے چه هغه په هوتی بانډه کښے دے، ما هغه وخت هم د محترم وزیر اعلیٰ صاحب په نوټس کښے دا خبره راوستے وه چه د هغے نوم د بدل کړے شی او که نوم ئے نه بدلوی نو کم از کم هغه 'ویل' ممی خیل په نوم باندے په دے وائټ پیپر کښے د کرک حصه Show شوے ده نو که دا دغه شان وی، سبا به مونږ ته د دے د رائلټی پرابلمز وی، د دے د ویلفیئر د فنډونو پرابلمز به وی، د پروډکشن بونس پرابلمز به وی، نو دغه زما خواست دے چه دغه د درست کړے شی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ایک گزارش کرتا ہوں کہ یہ اٹھاون 'ڈیمانڈز فار گرانٹس' ہیں اور ہر ایک پر اتنی ہی کٹ موشنز آئی ہیں تو گزارش یہ ہے کہ To the point، جتنا کم وقت آپ لیں گے تو ہمیں نمٹانے میں آسانی ہوگی اور دوسری بات یہ ہے کہ شاید اگر پارٹی لیڈرز نماز کے وقفے میں ہم اکھٹے ایک جگہ بیٹھ جائیں تو صبح کے وقت بھی، اس کو دیکھتے ہوئے مجھے لگتا ہے کہ صبح کے وقت بھی اجلاس بلانا پڑے گا، تو آپ نماز کیلئے جو وقفہ چھ بجے کریں گے تو اس میں آپ پارٹی لیڈرز سارے ادھر چیمبر میں اور مین ہال میں چائے بھی پیئں گے، نماز بھی پڑھیں گے تو آپ بھی تشریف لائیے گا تاکہ اس پہ تھوڑی سی ڈیبیٹ ہو جائے۔

Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move

آپ اپنی کٹ موشن پر جو کچھ بولنا چاہتے ہیں، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، یقیناً محکمه خزانه چه ده یو ډیر اهمیت لری او دا خزانه د صوبے یو مقدس امانت دے۔ دیکښے یو دوه پوائنټونه زه مخکښے کول غواړم۔ یو خو دا دے چه د سکیمونو د پاره بروقت ریلیز نه کیږی او زمونږه د صوبے ټول ترقیاتی عمل بری طرح متاثر کیږی

نو یقیناً د دے کښ موشن مقصد هم دا دے چه یره مونږه د اصلاح احوال د پاره یو سفارش اوکړو او هغے طرف ته د حکومت توجه مبذول کول غواړو۔ دویمه خبره دا ده جی، چه زمونږه ډیر ترقیاتی سکیمونه که هغه هاسپټلز دی، که هغه سکولز دی، که ټیوب ویلز دی، د هغےCompletion شوے وی او بیا د هغے د پاره سینکشن نه کیږی۔ خصوصاً چه کوم د کلاس فور، هغه ورځ جی زه د یو سکیم د پاره محکمه خزانے ته لاړمه، د یو ډیر اعلیٰ افسر توجه چه کله ما دغه سکیمونو طرف ته راواړگرځوله چه د هغے کلاس فور نشته او د هغے د وجے نه لکهونه کروړونه روپئ ضائع کیږی نو هغه ما ته وئیل چه حافظ صاحب که چرے مونږه دغه شان سینکشن ورکوؤ نو وائی چه بیا خو به ټول بجټ د تنخوا گانو شی۔ نو دا ډیره د افسوس پهلو ده چه مونږه اربونه روپئ اولګوؤ، بلډنګونه تیار شی او بیا محکمه هغے ته توجه نه ورکوی نو یقیناً زه د حکومت توجه دے طرف ته مبذول کول غواړم چه دے دواړو څیزونو ته هغوی متوجه شی۔

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جہاں میں وزیر اعلیٰ صاحب کا دل سے احترام کرتا ہوں تو وہاں بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی میرا یہ فرض ہے کہ میرے نوٹس میں محکمے کی جو ناقص کارکردگی ہے اس سے ان کو آگاہ کروں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ خزانے کا جو محکمہ ہے، اگر منسٹر صاحب یا چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں ہم نہیں لائیں گے تو جس طرح اس صوبے کے اوپر ایک داغ لگا ہے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ داغ ہم سب کی کوششوں سے اپنے اس صوبے سے صاف کریں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر محکمہ خزانہ کو منسٹر صاحب اور چیف منسٹر صاحب ٹھیک کر لیں تو ہمارے پورے صوبے کے سارے محکمے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ (تالیاں) جناب، میں آپ کو بتاؤں کہ پانچ سالوں سے میرے حلقے میں ایک سکول بنا ہوا ہے اور میں نے کوئی دس دفعہ اس کی پوسٹوں کیلئے کوشش کی ہے، اس سکول کی Repairing بھی ہو چکی ہے مگر بننے کے بعد آج تک اس کی پوسٹیں سینکشن نہیں ہو سکیں۔ درجنوں سے زیادہ مڈل سکولز، پرائمری سکولز اور ہائی سکولز میرے حلقے میں ہیں جن کی پوسٹیں تین چار سالوں سے ابھی تک وہاں سینکشن نہیں ہوئی ہیں۔ ایک بی ایچ یو پی ایف 47 حویلیاں میں بنا ہوا ہے اور اس کے بھی تین سال ہو گئے ہیں کہ ابھی تک اس کی پوسٹیں سینکشن نہیں ہوئی ہیں اور ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں اس وقت تک جو تعمیراتی کام شروع ہے اس کیلئے ترقیاتی فنڈ جو سی ایم صاحب نے منظور کیا

ہے، تو وہ محکمہ خزانہ نے ریلیز نہیں کیا۔ میں ریکویسٹ کروں گا وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ آپ تمام محکموں کے دفاتر کے اچانک دورے کریں اور ان کے اوپر آپ چھاپے ماریں اور جس محکمے کی کارکردگی ناقص ہے تو اس کے خلاف آپ نوٹس لیں۔ یہ میری آپ سے ریکویسٹ ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک حیات خان۔ ملک حیات خان جی، آپ۔

جناب حیات خان: محترم سپیکر صاحب، دا کټ موشن مونږ پیش کوؤ د دے د پاره چه چونکه دے معزز اسمبلئ ته دا محکمه هم راغلے وی او زمونږه وزیر صاحب هم ناست وی چه مونږه په دے ټول کال کښے د دے محکمے کومے چکرے لګولی دی چه هغه دوئ ته کم ازکم په نوټس کښے راولو۔ سپیکر صاحب، څنګه چه زما مخکښنی ورونړو، معزز ورونړو اووئیل چه دے بجټ کښے مونږه د ترقیاتی سکیمونو د پاره ډیرے پیسے منظور کړو او هغه د منظورئ د پراسس نه چه کله تیر شی او د هغے د پاره چه د فنډ د ریلیز خبره راځی نو هغه ښکاره خبره ده چه تر هغے پورے نه ریلیز کیږی چه تر څو پورے یو خاص Percentage په هغے کښے فنانس ډیپارټمنټ ورکړے شوے نه وی او چه هغه Percentage ورکړے شی نو هله هغه ډیپارټمنټ ته او هغے سکول د پاره یا هسپتال د پاره یا د بلډنګ د پاره پیسے ریلیز شی او بیا چه کله دغه بلډنګ په دوه درے کاله کښے تعمیر ته اورسی او مکمل شی نو بیا Parent department د دے پوستونو د سینکشن د پاره کیس رااولیږی چه د هغے دومره Requirements تقریباً، ما د محکمه سکولز یو سمری کتله نو هغے کښے زما خیال دے چه د فنانس ډیپارټمنټ اتهاره، اتیس ډیمانډز دی چه هغه ورته پورا کول پکار وی۔ چونکه د هغے د پاره چه کوم Concerned کسان وی او هغه ورته راغلے نه وی او هغوی ته باقاعده پیسے نه وی ورکړے شوی نو هغوی هغه نه سینکشن کوی بلکه په هغے باندے مختلف Observation لګوی او واپس ئے ډیپارټمنټ ته لیږی۔ زه خو دا هم خیر وایم چه Parent کوم ډیپارټمنټس دی، د هغوی هم د سمری چه کوم طریقه کار دے په هغه طریقه باندے ئے نه رالیږی۔ اول خو پکار دا ده چه فنانس ډیپارټمنټ ټول Parent departmentsنه کلیئرکټ، ټوټل چه څه ډیمانډز دی هغه ورته کلیئرکټ اولیکلے شی چه کله سکول یا هسپتال یا بل بلډنګ مکمل کړے

شی نو تا سو بیا مونږ ته د پوستونو د سینکشن کولو د پاره چه کله کیس را لیږئ نو تاسو ضرور دا دا څیزونه ورسره رااولیږئ۔ وزیر صاحب چونکه ناست دے نو زما به ورته دا عرض وی چه دا دوه کومے Main خبرے ما اوکړے چه په دیکښے خپل ډیپارټمنټ سره څه دغه اوکړی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

جناب فضل اللہ: سر، زما نمبر د بائی پاس کړو۔

جناب سپیکر: او د ریږه یو منټ۔ ایک منٹ مفتی صاحب، ایک منٹ حافظ اختر علی، سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب۔ فضل اللہ صاحب! پلیز آپ پہلے ہیں۔

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، په فنانس خو ډیرے خبرے اوشوے او د دے محکمے نه د هر یو ایم پی اے گله ده۔ که تاسو په فنانس ډیپارټمنټ کښے تپوس اوکړئ نو د دے به ما دومره چکرے لگولی وی، فنانس ډیپارټمنټ به په ما دا شک کوی چه دا زمونږ د دفتر چرته ایمپلائی دے، ډیلی هلته څمه۔ زما د یو سکول سمری وه او د سی ایم صاحب نه پرے ما دوه پیرے ډائریکټیو واغستو او هغه کیس فنانس ته په دوه نیم کاله کښے ما راو نه رسولو۔ اوس چه کله بجټ پیش کیدو نو هغه راغے او په هغے کښے هغوی لیکلی وو چه دا پینډنگ کړئ، نو دوه نیم کاله پس په هغے باندے هغوی اولیکل چه دا پینډنگ کړئ، دوه نیم کاله پس هغه فنانس ته رااورسیدو۔ دا ډیره د افسوس خبره ده چه دوئ د غیرذمه وارئ نه کار اخلی۔ دا سے په نور دغه کښے، په ریلیز کښے هم دغه نه کوی۔ درے کاله اوشو چه زمونږه ټینډرے شوے دی، د مخکښنی Tenure ټینډرے پرتے دی، ټهیکیدارانو ته Payment نه ملاویږی۔ کله چه د جون میاشت شی او لس اته ورځے پاتے شی، وائی هغه راوړئ، خپل Liabilities راوړئ چه تاسو ته ئے کلیئر کړو، هغه یو خاص طریقه ده او په هغے Percentage باندے دوئ اخلی نو دا یو شے ختمول غواړی۔ زه به منسټر صاحب او سی ایم صاحب ته دا ریکویسټ کومه چه دا یو پالیسی جوړه کړی چه د دس جون نه پس چا ته ریلیز نه کوی، د هغے نه مخکښے څومره Pendency چه ده هر څه ختموی۔ دا یو ټارگټ د کیږدی د بینک په شان چه د دس جون نه بعد به نه مونږ چا ته Payment

کوؤ او نه به ریلیز کوؤ، نه به پوستهونه ریلیز کوؤ، ولے چه دا په لس شل ورځو کښے بیا کیش کیږی نه او زمونږ د قوم پیسه هسے ضائع شی۔ زمونږه ډیر سکولونه داسے شنډ پراته دی او په هغے کښے نه پوستهونه شته، څنګه چه نلوټها صاحب اووئیل چه بار بار Repairs پرے هم اوشو او تر اوسه پورے په هغے کښے نه کلاس فور شته، نه استاذان شته، نو دا د ټولے صوبے یو حال دے، نومهربانی د اوکړے شی چه دا یو متفقه دغه مونږ راوړو چه آئنده د دس جون نه مخکښے مخکښے څومره Pendency ده چه هغه کلیئر شی او دس جون نه بعد به دا شے بالکل نه راوړے کیږی، مهربانی به وی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نماز اور چائے کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔ پرانے ہال میں چائے لگی ہے۔ پارٹی لیڈرز نماز پڑھنے کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے۔ بیس منٹ کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی چائے کے وقفے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حافظ اختر علی صاحب، حافظ اختر علی صاحب Not present, it lapses. سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔ جی بسم اللہ، کٹ موشن پر آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں، کٹ موشن پر آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب فضل اللہ:</u> دا شوے دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہں؟

<u>جناب فضل اللہ:</u> د ده نمبر شوے دے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب! آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جی جی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں نے محکمہ خزانہ کا نیا نام تجویز کیا ہے 'محکمہ امانہ' میری تجویز ہے اور سب سے زیادہ جاگ کر رہنا ہوگا میرے وزیر خزانہ کو اور وزیر خزانہ کو جاگ کر رہنا ہوگا اور اگر کرپشن کو روکنا ہے تو وہ یہ محکمہ ہے جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔ بسم اللہ پڑھیں جی، آپ کا تو لمبا تقریر ہوتا ہے، دو لفظ تو نہیں ہوتے۔ (قہقہہ) آپ بسم اللہ پڑھیں۔

مفتی کفایت اللہ: تو یہ وزیر امانہ ہے اور یہ امانت جو قوم کی ہے اس کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے میں تجویز دے رہا ہوں کہ ٹھیک ہے سیاستدانوں کے اندر بھی کرپٹ ہونگے لیکن زیادہ کرپٹ تو ٹھیکیدار ہیں اور بیوروکریسی ہے۔ سپیکر سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی کفایت اللہ: اور محکمہ خزانے کا میرے اندازے کے مطابق اس وقت بیس فیصد پیسہ ٹھیکیدار کی جیب میں جارہا ہے تو میں تو نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح روکیں گے؟ ایک وہ کرپشن ہے جو کرپشن کی Percentage ہوتی ہے اور محکمے اس میں باقاعدہ لگے ہوئے ہیں۔ میں اس کی بات نہیں کر رہا میرے اپنے کاموں پر جو اے ڈی پی سکیم ہوتی ہے تو میرے پاس ایک آدمی آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ آپ نے سیکرٹری کو فون کرنا ہے کہ اتنا فنڈ ریلیز کریں، پیسے نہیں ہیں۔ میں اس کوشش میں ہوتا ہوں کہ میں سیکرٹری کو فون کروں گا اور یہ پیسے ریلیز کردیں، میں نے فون نہیں کیا ہوتا اور چٹ میں نے دی نہیں ہوتی اور پیسے ریلیز ہو جاتے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وزیر خزانہ سمجھ گئے ہیں اور عربی میں ایک قول ہے (عربی) کہ عاقل کیلئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے کہ اگر آپ کرپشن کے اس فرعون کے خلاف مکمل جہاد نہیں کر سکتے تو کم از کم یہ دو فیصد جہاد ہو جائے کچھ تو کم ہو جائے گی۔ اگر محکمہ خزانہ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون کرتا ہے تو پھر ہم بھی اتنا اسرار نہیں کرینگے اور جناب سپیکر صاحب، یہ جو سرخ فیتہ ہے اس سے محکمہ خزانہ کو فارغ کر دیا جائے۔ اتنا مشکل کام ہے، سارے ایم پی ایز کہاں ہیں؟ آپ کے ایم پی ایز گھومتے ہیں جی، کہاں پہ گھومتے ہیں؟ محکمے خزانہ کا طواف کرنے، یہ کوئی کعبہ ہے کہ سب لوگ اس کا طواف کریں؟ سب لوگ وہاں جاتے ہیں اور ہر ایک آدمی کی وہاں ملاقات آسانی سے ہو جاتی ہے۔ آپ کیوں آئے ہیں؟ میرا ایک ایس این ای ہے، میرا کیس ہے۔ آپ کیوں آئے ہیں؟ میرا بھی ایس این ای کا ایک کیس ہے جی اور میرے پاس آج بھی تین ایس این ایز پڑی ہوئی ہیں اور ایک سال سے میں کوشش کر رہا ہوں جی مگر میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

جناب شاہ حسین خان: یہ ہو جائے گا یار۔

مفتی کفایت اللہ: کہنے کا مطلب یہ ہے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! یہ جو میں نے اپنی بات کہی، ایس این ایز، ایجوکیشن اور ہیلتھ کی اور ان سب چیزوں پر اس دن تفصیلی میٹنگ ہو چکی ہے۔ آپ کے درانی صاحب کو جو میں نے کہا کہ آپ کے تجربے

سے ہم فائدے اٹھانا چاہ رہے ہیں تو انہوں نے اپنا نمائندہ بھیجا ہمارے میداد خیل صاحب، تو یہ سارے بیٹھے تھے تو اس کا حل انشاء اللہ جلدی آرہا ہے۔ آپ ایکٹ میں ترمیم لائینگے، آپ کا۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں اس کٹ موشن کے ذریعے بتانا چاہتا ہوں کہ اگر میرا وزیر خزانہ مجھے یہ تسلی دے دیں تو میں کٹ موشن واپس لے لوں گا کہ وہ جو ریلیز کے اندر، برائے نام ریلیز، بنام ریلیز ہوتی ہے، By name اس کے اندر دو فیصد کرپشن ہوتی ہے، اگر وہ معاف ہو جائے تو کچھ نہ کچھ احساس تو ہو جائے گا تو میں پھر اپنی کٹ موشن واپس لے لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ دے ملگرو چه کومے خبرے اوکړے جی، ټولے هم دا خبرے دی او وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیلی وو چه هر ممبر د هر ضلعے وزیر اعلیٰ دے خو تاسو یقین اوکړئ جی چه دا ممبران تاسو سبا دے سی این ډبلیو او فنانس کښے اوګورئ، ترس به جی درته در شی۔ دغه ملګرو چه کومه خبره اوکړه، بذات خود هم دغه شان خبره ده خو ما ته خوند نه راکوی۔ تیر شوی کال جی وزیر اعلیٰ صاحب چه مونږ ته یو کروړ فنډ راکړے دے، هغے کښے ما سره چه کومه یو قصه شوے ده، هغه به زه دے ځلے هیڅ هم نه وایم جی او که بیا آئنده کښے مطلب دا دے هم دغه شان خبره وی نو زه به په دے اسمبلئ کښے د تمام میډیا والو په مخکښے هغه خبره بیا زه کوم جی، هغه ستاسو د پاره، زمونږ د پاره، د ټولے صوبے د پاره د شرمندګئ خبره ده جی۔ (مداخلت) هم دغه خبره کوی چه څلور فیصده روپئ راکړه نو ستا فنډ به ځی ګنی نه به ځی۔ زما حلقه کښے داسے سکولونه اوس هم شته دے جی چه 2008 او 2009 والا جی تر اوسه پورے پراته دی، دیوالونه ئے شوے دی، چهتونه نشته جی، که څلور فیصده پیسے راکوے خو دا فنډ به لاړ شی ګنی نه به ځی جی۔ کارونه جی بیا وران شول چه دا کوم کارونه جوړ شوے وو هغه وران شول۔ منسټر صاحب ته مو دا ګزارش دے چه دا بیت المال دے، دا نه ستاسو دے او نه دا زمونږه دے، په دغه خلقو باندے، په دغه امت باندے رحم اوکړئ، دا مو ګزارش دے جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ نگہت یاسمین بی بی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ محکمہ بہت Important محکمہ ہے اور اس محکمے کے ساتھ براہ راست ہماری خواتین کا تو کوئی تعلق نہیں ہوتا کیونکہ پہلے بھی یہاں پر بات ہو چکی ہے لیکن میں پھر ذرا دوبارہ اپنی اس بات کو، کیونکہ آج جب جناب منسٹر صاحب سپیچ کر رہے تھے تو انہوں نے اس بات کا کہیں ذکر ہی نہیں کیا، اس دن میں نے ان سے جو گلہ کیا تھا کہ تمام خواتین جو ہیں تو وہ بھی حقدار ہیں، اس تمام اسمبلی کے فلور پر جتنی بھی خواتین یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ وہ بھی حقدار ہیں کہ اے ڈی پی میں ان کو حصہ دیا جائے اور ان کو بھی نمائندگی دی جائے کیونکہ وہ پورے صوبے کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، پھر ایک بار گلہ آج کے دن کے حوالے سے کیونکہ فنانس پر میں نے کٹ موشن ہی اس لئے دی ہے کہ میں کچھ بات کر سکوں۔ ہمیں تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے ایک سیمینار کرایا تھا اور اس میں ہم نے لوگوں کو Invitation دی تھی کہ وہ آئیں اور اپنی تجاویز دیں۔ میں مانتی ہوں کہ تمام صوبے کے لوگ، تاجر برادری اور سٹوڈنٹس برادری ہو، میڈیا ہو یا دوسرے لوگ ہوں تو وہ سارے Important ہوتے ہیں لیکن سب سے Important بات ان کی ہے جو الیکٹ ہو کر یہاں پر آتا ہے اور پھر آگے جو خواتین الیکٹ ہو کر آتی ہیں اور پانچ ایم پی ایز ان کو الیکٹ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ممبر ایک لاکھ ووٹ لیتا ہے تو ایک خاتون پانچ لاکھ ووٹ لیکر اس اسمبلی میں آتی ہے، تو اسی لئے ان کو پورے صوبے کی نمائندگی دی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آؤں گی اپنی ایک Relevant بات پر کہ آئندہ سے اگر آپ مہربانی کریں اور وزیر خزانہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ کے توسط سے ان سے دوبارہ یہ درخواست کرونگی کہ اگلے بجٹ میں، جیسا کہ گھر میں جو عورتیں وزیر خزانہ ہوتی ہیں اور گھر کا سارا بجٹ ہی وہی چلاتی ہیں تو اس ایوان کا بجٹ چلانے میں بھی آپ کی بھرپور مدد کی جاسکتی ہے۔ تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہاں پر فنانس میں جو سب سے زیادہ کمی کی بات ہے تو وہ یہ ہے کہ فنڈز جو ہیں وہ بروقت ریلیز نہیں ہوتے ہیں، اگر ایک سال کی انہوں نے دس لاکھ ریلیز کر دیئے اور سکیم بیس لاکھ کی ہے تو جب اگلا سال آتا ہے تو وہ دس لاکھ کی سکیم تیس لاکھ پر چلی جاتی ہے، جس سے دس لاکھ روپے 'ایکسٹرا' ان کو دینے پڑتے ہیں۔ دوسری بات جو بہت Important ہے وہ یہ ہے کہ سٹاف کے معاملے میں، یعنی جو لوگ یہاں مطلب اپوائنٹ کرتے ہیں تو اس معاملے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ میں اس کی ایک مثال دونگی کہ اگر آپ ایک سکول بنا دیتے ہیں، اے ڈی پی میں جو ایک سکول ہوتا ہے اور وہ سکول بنا دیتے ہیں لیکن جب اس میں سٹاف کی باری آتی ہے تو جب سٹاف آپ نہیں دیتے ہیں اور ان کو

آپ اپوائنٹ نہیں کرتے ہیں اوران کیلئے فنانس سے آپ سیلریز کی وہ نہیں کرتے ہیں تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ اے ڈی پی میں جو سکول Mention ہوا ہوتا ہے تو وہ سکول ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے اور اس میں سٹاف آ یا نہیں ہوتا ہے اور بچے اس میں پڑھ نہیں سکتے، یہ ایک چھوٹی سی Example ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس میں بولنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن چونکہ مجھے ٹائم کا بھی احساس ہے تو اس لئے جو باقی باتیں ہیں وہ پھر آئندہ کسی سیشن میں ہوتی رہیں گی کیونکہ سیشن آتے رہیں گے۔ اب جب وزیر خزانہ صاحب کوئی بات کریں گے تو پھر اس کے بعد ہم سوچیں گے کہ کیا ہم اس پر ووٹنگ کروائیں یا اس کو واپس لیں، کیا کر سکتے ہیں پھر؟

جناب سپیکر: جی جناب، فنانس منسٹر صاحب۔

جناب محمد ہمایون خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت سرہ زہ د خپلو مشرانو، د وروڼرو او د نگہت بی بی شکریہ ادا کومہ او دوئ چہ کومے خبرے اوکڑے، زہ خو بہ دومرہ دغہ کوم چہ درانی صاحب د فنانس نہ ډسٹرکٹس او نورو سکیمونو تہ د ریلیز خبرہ اوکڑہ او ورسرہ ئے د Sanctioned posts خبرہ اوکڑہ جی۔ ریلیزز داسے وی چہ زمونږ پہ کوشش باندے یو ریلیز پالیسی مونږ ورکڑے دہ او هغے کښے دا دی چہ زمونږہ کوم سکیمونہ، لکہ سکیمز چہ کوم 100% پہ راروان کال کښے بہ Complete کیږی نو د هغے د پارہ 100% ریلیز زمونږہ فنانس ډیپارټمنټ اوکړی جی۔ کوم سکیمونہ چہ د دغہ وی جی، د 75% ریلیز مونږہ هغہ دغہ تہ کوؤ چہ کوم هغہ کښے 50% نہ زیات کار شوے وی نو هغے سکیمونو تہ هغہ شان مونږ ریلیز کوؤ جی او کوم دغہ چہ لا شروع شوے نہ دی نو هغے تہ مونږہ 25% د کال پہ اول کښے ریلیز ورکړو۔ فنډ مونږ تہ راځی، زیات تر زمونږہ انحصار پہ فیډرل گورنمنټ باندے دے جی او د هرے میاشتے پہ 16^{th} او پہ یکم تاریخ باندے مونږ تہ هغہ فنډ ملاویږی نو کوم Commitment چہ فنانس د ډیویلپمنټ د پارہ کړے وی نو هغہ ورسرہ هغہ شان ډیپارټمنټ ریلیزز کوی جی۔ باقی جناب سپیکر صاحب، زہ یو خبرہ کول غواړم۔ لکہ بعض سکیمونہ داسے وی چہ هغہ یا پی ډی ډبلیو پی دہ یا د ډیپارټمنټ ډی ډی ډبلیو پی دہ جی، سکیمز Approved نہ دی یا هغہ ممبر صاحب زمونږ ورور چہ کوم دے هغہ Identification د خپل

سکیم نه وی کړے نو دغه هم مشکلات راشی چه هغه، بلکه داسے سکیمونه به زمونږ په اے ډی پی کښے وی چه کیدے شی تر اوسه پورے د هغے Approval نه دے شوے جی نو هغه هم یو مشکلات راځی۔ فنانس خو هغه ریلیز کوی چه کله ایډمنسټریټیو ډیپارټمنټ Administrative approval issue کړی، د هغے نه پس دغه کوی جی خو که بیا هم زما د ورونړو داسے Individual case کښے چرته څه خبره راغلے وی نو زه هر وخت هغے ته تیار یم جی، د هغوی که داسے څه خبره وی زه به ئے منمه جی او یو بل دغه دا دے چه که چا چرته فرض کړه، زما ملک حیات ورور خبره اوکړه چه یره فنانس کښے داسے چا د پیسو دغه کړے وی نو که Individual case راغلے وی نو زه خو هغه ورور ته منت کوم، سوال به کومه چه هغه د ما ته دا نشاندهی اوکړی او چه کوم افسر هغه ته داوئیلی دی نو د هغه خلاف به مونږه ایکشن اخلو۔ زه د دے هاؤس په فلور باندے وایمه جی، نو هغه به ما ته ښکاره شی او مونږ خو هر وخت دے خپلو ورونړو ته (تالیاں) Available یو، داسے به نه وی او یو نشاندهی پکار ده چه دوئ اوکړی جی، دغه زما یو خبره وه جی۔ بل اقبال فنا صاحب خبره کړے وه جی، د پوسټس د سینکشن خبره ده جی۔ جناب سپیکر صاحب، هغے کښے داسے وی چه ټهیک ده یو بلډنګ جوړ شی خو Administratively هغه پی سی فور او Handing over / Taking over د ډیپارټمنټ، مونږه خپل هم دا کوشش کړے دے چه لکه څنګه مونږ دا ځل بجټ دغه کوؤ نو د هغے نه مخکښے هم مونږه ټول ډیپارټمنټس رااوغواړو نو مونږ ورته اووایو چه که ستاسو چرته داسے پینډنګ کیسز پراته وی، څه ایس این ایز پراته وی چه مونږه هغه په دے راروان کال کښے شامل کړو، نو داسے څه دغه زمونږ په نوټس کښے نه دے راغلے خو که راغلے وی نو زه هر وخت د خپل ورونړو دغه ته به تیار یمه جی۔ اقبال فنا صاحب خبره کړے وه جی، د دغه خبره ئے کړے وه جی، دا څه وائی ورته؟ د آئیل اینډ ګیس خبره تاسو کړے وه نو دا راروان وخت کښے، راروان کال کښے زمونږه 'پروجیکشنز' دا دی چه 9.36 بلین روپئ به د دے انکم وی نو هغه پیسے چه د کله نه مونږ ته ریلیز شی نو هله به مونږه هغه شان هغه 5% شیئر په حساب ورکوؤ۔ نن که مونږه فرض کړه دغه کړے دے جی، د دے د 2211 ملین روپو دا سخکال چه کوم ریلیزز

شوے دی د هغے په بنیاد 5% جوړیږی او دا خو زمونږ پروجیکشن، څنګه چه جناب سپیکر صاحب، تاسو ته په بجټ کښے مونږه وئیلے وو چه دا کوم 5% د غه دی نو هغه به دوئ ته ورکوؤ نو چه څنګه پیسے راشی هغه شان به دغه کوؤ جی۔ نلوټها صاحب د دغه خبره اوکړه جی، څه پوسټونه دی، د پینځویشت کالو نه سکول جوړ شوے دے، زمونږه په نوټس کښے داسے څه راغلے نه دی، که فنانس ته راغلے وی نو د دے به زه معلومات اوکړمه، *میں اس کی ضرور وہ کرونگا جی، اگر کوئی مسئلہ اس طرح ہو۔* فضل للہ صاحب هم دغه خبره د ریلیزز کوم چه درانی صاحب اوکړه چه By name ریلیزز، نو که داسے By name ریلیزز وی نو اکرم درانی صاحب زما مشر دے، ما ته همیشه دوئ ټیلیفون هم کړے دے، سوال جواب هم شوے دی او که داسے څه وی By name ریلیزز او هغه Illegal شوے وی یا غلط شوے وی نو د هغے افسر خلاف به مونږه کارروائی کوؤ، زه دے خپلو ورونړو له تسلی ورکومه جی۔ *(تالیاں)* زه ورسره ورسره دا هم درخواست کومه چه دوئ د دا خپل کټ موشنز واپس واخلی جی۔

(تالیاں)

<u>*جناب سپیکر:*</u> *اکرم خان درانی صاحب۔*

<u>*جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):*</u> ډیره ډیره مننه۔ جناب سپیکر، فنانس منسټر صاحب په مونږ ډیر ګران دے او ډیر درونډ خوئ والا سړے هم دے۔ زه به صرف یو ګزارش اوکړم چه زمونږ دا کوم تجویز چه دے که دوئ مناسب ګنړی نو د بجټ نه بعد هره یوه پارلیمانی پارټی د دوئ سره پخپله کښینی او یو میټنګ د اوکړی، مونږ به په هغه میټنګ کښے دوئ ته دغه هر څه بیا اوښایو او باقی مونږ خپل کټ موشن واپس اخلو جی او مونږه د دوئ نه طمع لرو چه دوئ به زمونږ په دے تجاویزو باندے عمل کوی۔

<u>*جناب سپیکر:*</u> دا ښه تجویز دے، دا دوئ چه کوم پیش کړلو، دوئ سره خامخا ناسته اوکړئ جی۔ اقبال دین فنا صاحب، جی۔

<u>*ڈاکٹر اقبال دین:*</u> زه محترم وزیر خزانه صاحب ته دا عرض کومه چه که دا د تیر کال په بنیاد باندے هم دا رائلټی وی نو دا 211 ملین ځکه کمه ده چه تیر کال چه کومے

ملاؤ شوے دی نو هغه هم 6.44 بلین وو نو په هغے حساب سره هم دا د دیرشو کروړو نه زیات پکار وو جی، یو خو دا عرض کومه چه دے باندے مهربانی اوکړی، نو د دے کال په حساب سره خو دا اووه څلویښت کروړه روپئ جوړیږی خو که د تیر کال په حساب سره وی نو بیا هم د دیرش کروړو نه Above جوړیږی، نو دے باندے زه دوئ ته خواست کومه چه دے باره کښے بیا خپل فنانس ډیپارټمنټ سره هغه اوکړی او باقی زما د هغے جواب دوئ رانه کړو چه د ممی خیل'ویل' چه کوم په هوتی بانډه کښے 'ویل' دے، هغه ئے د کرک حصه گرځولے ده چه د هغے درستگی د هغلته اوشی ځکه چه دا به مونږ ته په آئنده کښے بیا پرابلمز جوړیږی۔ هوتی بانډه د تحصیل لاچی رورل یونین کونسل دے او تحصیل لاچی د ډسټرکټ کوهاټ حصه ده او باقی د پوسټونو د سینکشن په باره کښے خو زما دا دغه دے چه دا کوم ایس این ایز مونږه دوئ ته لیږلے وے جی، د دے Handing over / taking over هر څه شوے دی او د محکمه ایجوکیشن دا دغه ما راوړی دی، زه ئے تاسو ته اوس حواله کومه او باقی زمونږه په دوئ باندے باور دے انشاءاللّٰہ چه زمونږه مسئله به دوئ حل کوی او کټ موشن زه واپس اخلمه خو دغه په گوته کول او په نښه کول مو لازمی غوښتل۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے میں آٹھ سکولوں کی پوسٹوں کی جو بات میں نے کی ہے، اگر منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی کراتے ہیں کہ جلد از جلد ہم آپ کے سکولز چلائیں گے، دو ہاسپٹلز ہیں اور ایک ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے تعمیراتی کاموں کا فنڈ ابھی تک ریلیز نہیں ہوا ہے، باقی ڈسٹرکٹس کا غالباً ہو گیا ہیں۔ اگر وہ مجھے یقین دہانی کراتے ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس لے لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Conditionally واپس لے رہے ہیں یا لے لیا؟

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> یقین دہانی کرائیں گے تو پھر میں واپس لونگا۔ (قہقہہ) بڑے اچھے آدمی ہیں منسٹر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، میں نلوٹھا صاحب کو یقین دہانی یہی کراؤنگا کہ انشاء اللہ جس طرح اکرم درانی صاحب نے کہا کہ آپس میں بیٹھ جائیں گے، تو اگر آپ پہلے بھی آتے تو اس کی نوبت نہ آتی۔ میں یہاں پر اسمبلی کے فلور پر آپ سے عرض کروں کہ آپ میرے بھائی ہیں اور جیسا بھی انشاء اللہ ہوگا تو جناب سپیکر صاحب، جتنے بھی Genuine مسئلے ہیں تو ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم چلے۔ اگر پہلے سے کوئی مسئلے ڈیپارٹمنٹ میں ہیں تو ہم اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور کوآپریشن تمام ممبران کا ہمارے ساتھ ہونا چاہیئے ہم تو یہ Expect کریں گے (تالیاں) اور میں اکرم درانی صاحب اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں اور میں واپس لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: واپس لیتے ہیں؟ Withdrawn۔ فضل اللہ صاحب، جی۔

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، زمونږ په اسمبلۍ کښے د اعتراض مقصد دا وی چه په کومه محکمه مونږه اعتراض کوؤ چه د هغے محکمے کارکردګی ټهیک کړے شی، ولے چه دا زمونږه خپله صوبه ده او مونږه وایو چه د حکومت هره محکمه چه وی چه هغه ډیپارټمنټ ښه طرف ته بوځی او په هغے خپل محنت اوکړی۔ زمونږه د ټولو دا فرض جوړیږی، که اپوزیشن دے او که حکومت دے نو مونږ د دے د پاره دا اعتراض کوؤ چه دا ټهیک کړے شی۔ باقی زما دوه نیم کاله تقریباً اوشو، زمونږه د دے Tenure، زما یو سمری د سکول، منسټر صاحب د مهربانی اوکړی او دغه د پخپله پرسنل رااوغواړی، دوه پیرے پکښے ما د چیف منسټر صاحب نه په 'نان' ډیویلپمنټل سائډ باندے ډائریکټیو اغستے ده، یو کال خو په ایجوکیشن کښے ماشاءالله پرته وه، هغلته هغوی وائی چه لاندے لاړ شه، کله وائی پاس لاړ شه، کله وائی دیکښے کمره نشته، کله به وائی فرش نشته، کله وائی چهت نشته۔ یو سکول چه تیار شوے دے نو په هغے کښے خو دا هر څه موجود وی، نو دوئ د مهربانی اوکړی هغه د 'پرسنلی' رااوغواړی او دا مسلئے د ختم کړی او دے زما مشر دے، د دوئ د جواب نه زه مطمئن یم خو مهربانی د اوکړی چه دا مسئله زمونږه حل کړی۔

جناب سپیکر: کټ موشن واپس اخلئ که؟

جناب فضل اللہ: او واپس اخلمه جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Hayat Khan.

جناب حیات خان: جناب سپیکر صاحب، چونکه ما دا کټ موشن د دے د پاره پیش کړے وو چه دے ډیپارټمنټ کښے کومے خامیانے وی، کوتاهیانے وی چه هغه منسټر صاحب ته په ګوته شی نو چونکه هغه پیش کړے شوے دے او هغوی ته ما هغه په ګوته کړل نو په دے یقین دهانئ سره چه یره مسنټر صاحب به په دے ډیپارټمنټ باندے مزید ښه چیک ساتی او کم از کم ریلیزز کښے او دے سینکشنز کښے به هغوی په میرټ باندے، ډیپارټمنټ به هغه'فالو' کوی چه یره میرټ'فالو' شی او چه کوم بلډنګ مخکښے تیار شوے وی او فرسټ جوړ شوے وی نو پکار ده چه د هغے پوسټونه اول سینکشن شی نو زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Ji, Mufti Kifyatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: زه جی د جواب نه خو بالکل مطمئن نه یمه او دا مسنټر صاحب ډیر زیات شریف سړے دے نو د شرافت په وجه واپس اخلم۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Syed Janan Sahib.

مفتی سید جانان: زه جی هم دا خبره کوم خو منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چه مونږ کوئسچنز واپس اخلو خو محکمے کښے د ښه ډیر کار شته، لږه توجه ورته او کړه او بل دوئ وائی چه راځئ او ما سره خبره Share کوئ۔ زه خو دا ګزارش کومه جی، یقین اوکړه منسټرانو پسے به سترے شے خو څوک به درته ملاؤ نه شی (قہقہہ) خو د اسمبلئ سیشن چه وی نو چرته راته ملاؤ شی، نور ملاویدل ډیر ګران دی جی۔ بس دا ګزارش مے دے او زه Withdraw کوم جی۔

جناب سپیکر: د دے مفتی صاحب خو زه هم دغه کومه چه دا ډیر شریف سړے دے او دومره خوږ انسان دے، کم از کم د هر چا چه وی خو د دوئ خو ډیر خیال ساتئ، دومره خوږ انسان خو به تاسو په دے، زمونږ دے هاؤس کښے ډیر، Withdrawn۔ نگهت بی بی، نگهت یاسمین بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب انتہائی اچھے آدمی ہیں اور شرافت میں ان کا کوئی جواب ہی نہیں ہے لیکن چونکہ یہ وزیر خزانہ ہیں تو ایک شعر ان کی نذر کرونگی کہ:

ہم فقیروں سے دوستی کرلے — گر بتادیں گے بادشاہی کے

(قہقہے)

جناب سپیکر: نو اوس د څه اوکړل؟ هغه شے د واپس واغستو کہ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: منسٹر صاحب بنه سړے دے۔

جناب سپیکر: دا مخکښ خراب سړے وو او اوس بنه سړے شو چه دا ټول واپس اخلئ۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نه جی د شروع نه، شروع نه۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا څه چل شوے دے؟

ایک آواز: دا څه چل بنکاری۔

جناب سپیکر: بنکاری کنه۔ دا دے چائے کښے څه چل وو او که مونږ کښے ئے دعا اوکړه هغه؟ منسټر صاحب! دا لږ دا۔ Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 3, therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 4: The honourable Minister for Planning and Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 4.

جناب رحیم داد خان سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ سولہ کروڑ، دولاکھ، چوہتر ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی وترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved that "a sum not exceeding rupees sisteen crore two lac & seventy four thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011 in respect of Planning and Development Deportment". Cut motions on Demand No. 4.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کتنا روپیہ مانگتے ہیں؟

Mr. Speaker: Rupees sixteen crore two lac & seventy four thousand

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، ٹھیک ہے بعد میں۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Okey. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4. Honourable Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریه۔ رحیم داد خان مونږ ته وئیلے دی جی چه دوئ به خپله کارکردگی بنائی انشاءاللّٰه۔ (قہقہے) نو اوس خپل کټ موشن واپس اخلمه۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Iqbal Din Fana Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4.

ڈاکٹر اقبال دین: واپس اخلمه جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

ڈاکٹر اقبال دین: جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, not present, it lapses. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib.

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 4 پر ایک ہزار روپیہ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہں؟

جناب تاج محمد خان ترند: میں ڈیمانڈ نمبر 4 پر ایک ہزار روپیہ کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: رحیم داد خان صاحب بہت سینئیر ہمارے یہاں کے ممبر ہیں تو ان کی سینیارٹی کالحاظ کرتے ہوئے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn. Hafiz Akhtar Ali Sahib, not present, it lapses. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پیپلز پارٹی والوں کو معاف تو نہیں کرنا چاہیئے لیکن جاوید عباسی صاحب نے سفارش کی ہے تو میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his cut motion. Mr. Abdul Akbar Khan, not present, it lapses. Mr. Attiq-ur-Rehman Khan Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4. Mr. Attiq-ur-Rehman Sahib, not present, it lapses. Mr. Abdul Sattar Khan, to please move his cut motion on Demand No. 4. Not present, it lapses. Mr. Fazalullah Khan, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب چونکه زما مشر دے، سینئر دے او د محکمے نه هم مطمئن یمه نو زه واپس کومه جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Muhammad Javed Abbassi Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو۔ سپیکر صاحب، میں سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب کی پرفارمنس سے پوری طرح مطمئن ہوں لہذا میں Withdraw کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn. Malik Hayat Khan, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب حیات خان: محترم سپیکر صاحب، رحیم داد خان زمونږه د دے اسمبلئ ډیر سینیئر رکن دے او د هغے سره سره د دوئ د محکمے سیکرټری پی اینډ ډی ذاتی طور باندے ډیر ښه شخصیت دے نو په دے وجه باندے زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present, it lapses. Mr. Mukhtiar Ali Khan Advocate, to please move his cut motion on Demand No. 4.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: زه Withdraw کوم جی۔

جناب سپیکر: وړو مبنے کټ موشن دے او هغه د هم Withdraw کړو۔

Thank you, withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 4.

مفتی کفایت اللہ: میں جی سولہ کروڑ، دو لاکھ، چوہتر ہزار کی 'اماؤنٹ' پر صرف پانچ سو تیرہ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees five hundred and thirteen only, presented by Mufti Kifayatullah Sahib. Mr. Muhammad Anwar Khan. Not present, it lapses. Mr. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel, to please move his cut motion on Demand No. 4.

Mr. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel: Withdrawn Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Ms. Nargis Samin Bibi, to please move her cut motion on Demand No. 4.

محترمہ نرگس ثمین: میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Ms. Nighat Yasmin Bibi, to please move her cut motion on Demand No. 4.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب سے درخواست کرتی ہوں مجھے اگر یہ یقین دہانی کروادیں کہ یہ اپنی کارکردگی کو عمدہ بنائیں گے تو میرا خیال ہے کہ میں اپنی کٹ موشن کو پیش نہیں کرونگی۔ (قہقہہ)

(تالیاں)

جناب سپیکر: یقین دہانی ہو گئی یا ابھی نہیں ہوئی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، اگر یہ اپنی کارکردگی کو عمدہ بنائیں تو میں پیش نہیں کرونگی۔

جناب سپیکر: ہں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (وزیر برائے منصوبہ بندی سے) جناب! بات کریں، کھڑے ہو کر بات کریں کہ میں اپنی کارکردگی جو ہے وہ کوشش کرونگا کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کیے بغیر معاف نہیں ہو سکتے۔ جناب رحیم داد خان کا مائیک آن کریں۔

جناب رحیم داد خان سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، ان سے عرض ہے کہ آزمائش شرط ہے۔

(قہقہے / تالیاں)

جناب سپیکر: څه ئے اووئیل؟ جی نگهت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بالکل میں پیش نہیں کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

(قہقہے / قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، انہوں نے یقین دہانی کرادی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: دا نرګس ثمین بی بی خو Withdraw نه ده کنه، دا Withdrawشوه؟ Withdrawn، داWithdrawn شو۔ (مداخلت) نه، هغه سټینډ کوی، هغه د ړے خو سټینډ کوی کنه جی۔ تاج محمد خان ترند صاحب، جی تاج محمد خان۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه جی۔ جناب سپیکر، پی اینډ ډی د صوبے یوه اهمه محکمه ده چه د ټولے صوبے د پاره ډیویلپمنټل پروګرام هم دا ډیپارټمنټ جوړوی۔ جناب سپیکر، زما په حلقه پی ایف 59بټګرام کښے د نن نه تقریباً شپږ اووه کاله مخکښے ډسټرکټ ګورنمنټ یو پل شروع کړے وو چه په هغے باندے پینځلس لاکهه روپئ ډسټرکټ ګورنمنټ لګولے وے خو بیا هغه نیمګړے پاتے شو۔ جناب سپیکر، وروستو کال ما وزیر اعلیٰ صاحب ته خبره اوکړه، هغوی ته مے ریکویسټ اوکړو او هغوی مهربانی اوکړه او دا ئے اووئیل چه په دے باندے سمری Put up کړئ۔ بیا سینیئر منسټر صاحب او هغه ټولو ډیپارټمنټس په هغے باندے دغه اوکړو او د هغے سمری ئے Put up کړه او بیا وزیر اعلیٰ صاحب د هغے په دے اے ډی پی کښے د شاملولو د پاره Approval هم ورکړو خو جناب سپیکر، ما ته افسوس دے چه باوجود د سمری د Approval نه هغه پل په دے اے ډی پی کښے شامل نه دے۔ نو زه منسټر صاحب ته دا ګزارش کومه چه د دے وضاحت د اوکړی چه اخر ولے د بټګرام سره دا ظلم شوے دے؟ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: آپ ذرا کلیئر بتادیں کہ آپ Withdrawکر رہے ہیں یا سٹینڈ، سمجھ نہیں آئی جی؟

جناب تاج محمد خان ترند: نه جی، ما دا ګزارش اوکړو جی چه زما په حلقه کښے وزیر اعلیٰ صاحب یوه سمری د پل د پارهApprove کړے وه، آر سی سی بریج وو۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا 'سیریس' ہو جائیں، یہ ایک بجٹ سیشن ہے اور بڑی اہم کٹ موشنز پیش ہو رہی ہیں۔

جناب تاج محمد خان ترند: خو پکار دا وه چه د وزیر اعلیٰ صاحب د Approval نه پس هغه په دے اے ډی پی کښے شامل شوے وے۔ جناب سپیکر، هغه پل په دے اے ډی پی کښے شامل نه دے، د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ د غفلت د وجے نه هغه پاتے شوے دے جی نو زه منسټر صاحب ته دا ګزارش کوم چه هغه وضاحت اوکړی چه اخر ولے هغه پاتے شوے دے ؟

Mr. Speaker: Ji, Honourable Minister for Planning.

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر، دوئ چه د کوم بریج خبره کوی، هغه د ډسټرکټ ګورنمنټ سره Related وو، د هغه وخت نه دا نیمګړے لکه څنګه چه دوئ پخپله اووئیل نیمګړے پاتے شوے وو او کومه خبره چه د چیف منسټر صاحب د ډائریکټیوز ده، هغه ډائریکټیوز ځی Concerned Department ته، د Concerned Departmentنه بیا پی اینډ ډی ډیپارټمنټ ته دا ځی او دواړه په هغے باندے کښینی چه کوم 'فیزیبل' وی نو هغه مخکښے کړی خو دا کومه خبره چه ده، نیمګړے پل دے او ضرورت دے، د ده سره به مونږه په دے خبره اوکړو او انشاءالله تعالیٰ دا د ضروریاتو مطابق دے نو انشاءالله تعالیٰ دا کمے به برابر کړو۔

جناب سپیکر: ترند صاحب!

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، منسټر صاحب یقین دهانی راکړه نو زه خپل کټ موشن واپس کومه جی۔ تهینک یو جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، یہ پلاننگ کا محکمہ بہت زیادہ اہم محکمہ ہے، پلاننگ وڈویلپمنٹ اور ہمارے جو وزیر موصوف ہیں وہ بھی بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ہماری سکیمیں وقت پر مکمل نہیں ہوتیں اور جب وقت بہت زیادہ گزر جاتا ہے جو تکمیل کی مدت سے زیادہ وقت لگتا ہے اور اس سکیم کا کباڑہ ہو جاتا ہے۔ تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر پلاننگ کے اندر ایسی باتیں ہیں کہ اس کی مانیٹرنگ ٹھیک نہیں ہوتی اور اگر مانیٹرنگ ٹھیک ہو جائے تو بہت سارا پیسہ ضائع ہونے سے بچتا ہے۔ تو میری کٹ

موشن جمع کرنے کی سبب یہی ہے کہ اگر وزیر موصوف یہ بتادیں کہ میں انشاء اللہ اس کی مانیٹرنگ خود کروں گا، اس کی کارکردگی بہتر کرونگا تو پھر مجھے یہ احساس نہیں ہوگا کہ میں اس پہ ووٹنگ کروں۔ میں اس سے دست بردار بھی ہو سکتا ہوں لیکن اس سے پہلے ان کی یقین دہانی ضروری ہوگی۔

Mr. Speaker: The honourable Minister Sahib for Planning.

سینئیر وزیر (منصوبہ بندی): زه د دوئ له تسلی ور کوم چه زمونږه مانیټرنگ سیل شته او د هغے فعال کولو د پاره مونږه نور کوشش هم کوؤ چه په وخت باندے نه صرف تیار سکیم له ورشی او د هغے جانچ پړتال کوی بلکه مونږه وایو چه په وخت باندے شروع شی۔ تسلی دوئ له ورکوؤ، یوازے د دوئ نه، په دے صوبه کښے چه هر ځائے سکیمونه وی چه هغه زر ستارټ هم شی او تکمیل ته هم زر اورسی۔

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ان کا جواب تو: ؎ وہ ہر بات کو وعدہ فردا پہ ٹال کر

کتنے اچھے انداز میں بتا رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر، وہ تو فردا ہے، کل ایسا ہوگا لیکن اب ماحول ایسا بن گیا ہے کہ جو لوگ اپنی ووٹنگ کرنے پر اصرار کریں گے تو ہو سکتا ہے وہ بے ادبی ہو اور میں بھی ان کے احترام میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Ms. Nargis Samin Bibi.

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: نرگس ثمین بی بی کا مائیک آن کریں جی۔

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر، محکمہ منصوبہ بندی کا کام منصوبہ بندی کرنا ہوتا ہے اور صحیح طریقے سے کام کرنا ہوتا ہے۔ اگر محکمہ منصوبہ بندی صحیح کام کر رہا ہوتا تو یہ منصوبے بناتا اور مسلمہ اصول کے مطابق پروجیکٹ مینجمنٹ ٹیکنیک کو بروئے کار لاتا تو درجنوں پراجیکٹس جو ابھی تک نامکمل ہیں مکمل ہو گئے ہوتے۔ چونکہ اس محکمے کے سارے کام ہوائی بنیادوں پر ہوتے ہیں اس لئے کوئی بھی کام یا پراجیکٹ مقررہ وقت یا مقررہ زر میں نہیں ہوتا۔ اس محکمے کی کارکردگی نہایت ہی دگرگوں ہے لہذا اس کے مطالبہ زر میں سے ایک کروڑ کی کمی کی جائے اور اس کو خواتین کی بہبود پر خرچ کیا جائے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اپنی کٹ موشن پہ سٹینڈ کرتی ہیں؟ ایک ہی کٹ موشن رہ گئی ہے۔ نرگس ثمین! آپ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نرگس ثمین:</u> جناب سپیکر صاحب، میں پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سٹینڈنگ کمیٹی کی ممبر ہوں اور یہ تیسرا سال ہے کہ اس کمیٹی کی کوئی کارکردگی نہیں دیکھی، نہ میٹنگ میں کوئی منسٹر آتا ہے، نہ کوئی ہماری سنتا ہے۔ ہم تجاویز دے دیتے ہیں اور اس پہ کوئی کارروائی نہیں ہوتی تو اس لئے میں نے یہ کٹ موشن پیش کیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ نرگس ثمین:</u> اگر منسٹر صاحب یقین دہانی کروادیں تو میں پھر اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

<u>سینیئر وزیر (منصوبہ بندی):</u> جناب سپیکر، دوئ پخپله د سټینډنګ کمیټئ ممبره ده یوازے دا نه ده دوئ سره نور هم دی، نو ممبرانو داسے اعتراض نه دے کړے او نه دوئ زما په نوټس کښے څه داسے خبره راوستے ده چه یره دا داسے یو سکیم، یو داسے څه خبره باندے ډسکشن دے، Dispute دے، چه څه ضرورت شی نو زه هر وخت راتلو ته او د سټینډنګ کمیټئ میټنګ 'اټنډ' کولو ته تیار یم او ریکویسټ کوم چه دوئ واپس واخلی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، نرگس ثمین بی بی۔

<u>محترمہ نرگس ثمین:</u> جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 4, therefore, the question before the House is that Demand No. 4 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 5: The honourable Minister for Science and Information Technology, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 5.

(Applauses)

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب! یہ جو ڈسک بج رہے ہیں آپ اس پہ سمجھ رہے ہیں؟

جناب محمد ایوب خان(وزیر سائنس و ٹیکنالوجی): مہربانی جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو کروڑ، اکسٹھ لاکھ، ساٹھ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2011ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ایس ٹی اینڈ آئی ٹی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ مننه شکریه۔

جناب سپیکر: زه پرے پوهه شوم خو هغوی خو ستاسو په Thumbing باندے پوهه نه شو۔ دا دومره ډسکونه چه درته اوغړیدل دا اسے خو نه وو کنه جی۔ ایوب خان اشاړی صاحب۔

(قطع کلامیاں)

وزیر سائنس و ٹیکنالوجی: نه څه؟ زه نه پوهیږمه، چه تاسو خبره کوئ چه زه خو پرے وراورسم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دا ډیمانډ د ته Put کوه نو بیا به ئے پوهه کړو خیر دے۔

The motion moved that a sum not exceeding rupees two crore, sixty one lacs and sixty thousand only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2011, in respect of Science Technology and Information Technology". کٹ موشنز زیادہ ہیں۔

وزیر سائنس و ٹیکنالوجی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، ایوب خان اشاڑی صاحب۔

وزیر سائنس و ٹیکنالوجی: زه یو ریکویسټ کومه جی۔ زه خو ټولو مشرانو ته خواست کوم چه هغوی دا ټول کټ موشنز واپس واخلی ځکه چه دلته دومره فنډ ئے ما له نه دے راکړے، دا فنډ ډبل پکار دے، بیا کټ موشنز دلته، دا د زما سره خصوصی مهربانی اوکړی۔

(قہقہے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، یہ اگر ابھی تک سمجھ جاتے تو،۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی! کیا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ ایسا کریں کہ جنہوں نے کٹ موشنز یہاں پہ پیش کی ہیں تو اگر ان کو، کیونکہ انہوں نے پہلے بھی وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی یہاں پہ کمپیوٹر سیکھ لے گا تو ان کو Laptop دیا جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، سب نے دوڑیں لگائی ہوئی تھیں اور یو ایس ایڈ کے دفتر میں بیٹھ کر وہ ٹائپنگ سیکھ رہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک سال گزر گیا ہے اور ابھی تک انہوں نے اپنا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا۔ اگر یہ کہیں کہ میں Laptop سب کو دینے کیلئے تیار ہوں تو ہم کہتے ہیں کہ دو کروڑ کی بجائے ان کو پانچ کروڑ دیئے جائیں۔

جناب آصف بھٹی: دو کروڑ روپے کے بجٹ میں Laptop کہاں سے آئیں گے ؟

جناب سپیکر: نہیں، اگر ان سے ضمانت پہ کوئی اور وزیر صاحب بات کرلیں یا بشیر بلور صاحب کریں تو پھر کیا بات ہوگی ؟ آنریبل بشیر بلور صاحب۔ آنریبل سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب! ان کی جان نہیں چھوٹ رہی ہے، سب کی طرف سے بات اور آرہی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، عرض یہ ہے کہ یہ جتنا فنڈ آپ نے دیا ہے، یہ اگر سب کیلئے خریدیں تو یہ فنڈ سارا اس پہ خرچ ہو جائے گا تو بیچارہ محکمہ کیا کرے گا ؟ ریکویسٹ یہی ہے کہ یہ دو کروڑ روپے سارے، اتنا بڑا محکمہ ہے تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ Withdraw کریں اور جیسا کہ نگہت بی بی فرمارہی ہیں، اگر وہ ہر ایک کو ایک ایک Laptop دیں تو ایک سوچو بیس بندے ہیں، یہ تو سارے پیسے اس پہ خرچ ہو جائیں گے، تو بیچارے محکمے کیلئے تو کچھ بھی نہیں رہ جائے گا۔ جب کہیں فنڈز زیادہ ہو جائے یا کہیں سے 'ایڈ' آ گئی تو میرا وعدہ ہے کہ، اگر کہیں سے ایڈ آ گئی تو انشاءاللہ سب کیلئے کر دیں گے۔

Voices: USAID

سینیئر وزیر (بلدیات): یو ایس ایڈ سے بات کر رہے ہیں، یو ایس ایڈ والے ہم سے بات کر رہے ہیں، اگر انہوں نے مہربانی کی اور دے دیئے تو انشاء اللہ سب کو ایک ایک Laptop دینے کیلئے تیار ہیں۔ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں بات کر رہا ہوں یو ایس ایڈ والوں سے، ان سے وعدہ انہوں نے کیا ہوا ہے، اگر وہ دے دیں تو اچھی بات ہے سب کو ایک ایک Laptop دیا جائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں چھوٹی سی عرض کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ تمام منسٹروں کیلئے یہ میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ Laptop کی بات جو ہے، وہ ایک مذاق کی بات ہے اور یہاں پہ ہم لوگوں نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہر منسٹر صاحب اٹھتا ہے اور یقین دہانی یہاں پہ کرادیتے ہیں جی کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ وعدہ جو ہوتا ہے وہ کبھی پورا نہیں ہوتا۔ تو یہ اس لئے میں نے

یہاں پہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ آپ سوچ سمجھ کر وعدہ کیا کریں، اگر آپ کے پاس فنڈز ہیں، آپ کے پاس کوئی وسیلہ ہے، آپ کو کہیں سے یہ چیزیں مل جائیں گی تو تب آپ اپنے آنریبل ممبرز سے اتنی اہم فورم پہ وعدہ کیا کریں۔ ہم جو ہیں، میں نے جو اپنی کٹ موشن پیش کی ہے، میں تو وہ واپس لیتی ہوں کیونکہ بیچارے کے پاس پہلے ہی فنڈز نہیں ہیں تو اس کے بعد اور کیا رہ جائے گا۔

(شور)

جناب سپیکر: جی فضل اللہ صاحب۔ دے باندے، کٹ موشن باندے خو دومره ټایم نه وو لګیدلے۔

جناب فضل اللہ: یو منټ سر۔ دے ایوب خان خو د اسمبلئ په فلور باندے ټولو ممبرانو سره وعده کړے وه، دے د اوس بتیس تاریخ والا خبره نه کوی چه دا به په بتیس تاریخ ورکړمه۔ دا د ممبرانو استحقاق مجروح کیږی او وعده دوئ اوکړی یو وارے بیا چه دا به زه ورکړمه په فلانی تاریخ باندے، بتیس تاریخ والا قصه د مونږ ته نه کوی۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سپیکر صاحب، یو منټ ما ته لږ.....۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، زما په خیال دا ډیر 'سیریس' فورم دے او دے باندے 'سیریس' خبرے پکار دی، ټول قوم ته مونږ څه میسج ورکوؤ چه دلته مونږه Laptops له راغلے یو؟ زما په خیال داسے دغه پکار دے چه بجټ باندے د چا څه کټ وی، څه اعتراض وی، نو دا ټائپ ډیمانډ کول او داسے ډسکشن کول زما په خیال ډیره نا مناسبه ده۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: منسٹر یہاں وعدے کر لیتے ہیں اور پھر ان کو پورا نہیں کرتے، لہذا وہ سوچ سمجھ کر بات کیا کریں کہ آیا وہ پورا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب څه د تسلئ خبره کوی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دوئ چه کومه خبره کړے ده چه 'سیریس' خبرے کول پکار دی۔ پکار دا ده چه ټول منسټران د ډیر ذمه وارئ سره او ډیر Seriously

جواب دلته ورکوی، ولے چه هم هغه Expectation مونږه تاسو نه کوؤ نو هغه به تاسو پوره کوئ نه؟

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، بالکل دا خبره درست ده، نگهت بی بی ډیره ښکلے خبره اوکړه۔ هغوی دا اووئیل چه که فنډ نشته، مونږ ته هم دا احساس دے چه نشته نو چه دوئ وائی نه ورکوم، دا ټهیک خبره ده، نو چه هغے اومنله نو خبره ختمه هم شوه۔ یقیناً دا خبره هم 'سیریس' خبره ده، کله کله د حالاتو ښه کولو د پاره سړے یو بل سره د خنده خبرے کوی۔ دومره اوږد سیشن وی نو چه یو بل ته خاندو هم نه، او یو بل سره داسے گپ هم نه لگوؤ نو بیا نور مشکلات جوړیږی، خو خبره ډیره 'سیریس' وه او هغوی ډیر ښه جواب کړے دے چه پیسے نشته او پیسے نشته، که راغلے د ټولو شریکے دی، چه نشته د دروغو وعدے نه شو کولے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ماحول پرے 'فریش' شو۔ Ji, Mr. Akram Khan Durrani, to please move his cut motion on Demand No. 5.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، چونکه اشاړی صاحب ډیر ښه سړے دے او بیا دا خبره ئے هم اوکړه چه دا زما په ډیپارټمنټ کښے دے پیسے کیږدی او کوی ئے نه، او دا زما خیال دے دغه ټهیک خبره ده ځکه چه دا مونږ هم لیدلے ده، نو زه خپل کټ موشن واپس اخلم جی او انشاء الله زمونږ د دوئ نه امیدونه دی چه دے به بهترئ سره خپل ډیپارټمنټ کښے کار کوی او زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur. Not present, it lapses. Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib.

الحاج ثناؤاللہ خان میانخیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ثناءاللہ خان میانخیل صاحب کا مائیک آن کریں۔

الحاج ثناءاللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرنے سے پہلے اس سلسلے میں چند ایک معروضات آپ کے توسط سے پیش کرتا ہوں کہ میرے خیال میں یہ وزارت جس کا نام سائنس اینڈ ٹیکنالوجی رکھا گیا ہے اور آج کی دنیا میں جتنے بھی ممالک ہیں توان کی ترقی کا انحصار اسی پہ Base

کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ، چونکہ کٹ موشن کا ہی نام اس کو دیا جاتا ہے، ایوب خان کے محکمے کیلئے فنڈز کو Enhance کیا جائے تاکہ یہ محکمہ ترقی کرکے ٹیکنالوجی کی دنیا میں ہمیں آگے لے جا سکے۔ میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسی طرح صحیح، Realistic approach اس کو کہتے ہیں۔ جی Withdrawn۔ سردار اورنگزیب خان۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ جو وعدہ ایوب صاحب نے کیا ہے تو ان کو فنڈ مہیا کریں تاکہ یہ اپنا وعدہ نبھا سکیں۔ یہ بڑا شریف آدمی ہے اور اپنے محکمہ سے بھی مجھے بڑے تنگ نظر آتے ہیں تو اس لئے میں ان کی مجبوری کو دیکھ کر اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Mr. Shah Hussain Khan Allai, to please move his cut motion on Demand No. 5.

<u>جناب شاہ حسین خان</u>: شکریه۔ جناب سپیکر، ډیر شریف سړے دے، زه خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Mr. Inayatullah Khan Jadoon Sahib. Not present, it lapses. Mr. Javed Abbassi Sahib, to please move his cut motion.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present, it lapses. Mr. Munawar Khan Advocate Sahib. Not present, it lapses. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 5.

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: سپیکر صاحب، دا سائنس اینډ ټیکنالوجی او سائنس اینډ انفارمیشن ټیکنالوجی ډیر اهم وزارت دے لیکن زمونږه صوبه کښے دے ته توجه بالکل نشته۔ مرکز کښے هم دغه وزارت دے او هغوی سره ډیر زیات ډیپارټمنټس دی او هغوی ډیر زیات کار کوی او محترم اعظم خان سواتی صاحب د هغے وزیر دے او ما ته داسے ښکاری چه مرکز کښے دومره غټه محکمه بله نشته دے لیکن صوبه کښے هغه داسے ښکاری چه پوره دولس میاشتے د هغوی کارگزاری بالکل نه ښکاری، زما ذهن کښے داسے ده۔ کټ موشن دومره اهم نه دے لیکن ایوب خان که دے له لږه توجه ورکړی چه تاسو له

هم دا ټول نظام کمپيوټرائزډ کول دی، محکمه مال، محکمه تعليم، تاسو باندے ډير زيات بوجهه دے ليکن دے تير کال کښے هم ما ته دغه څه ښکاره نه شو۔ که محترم وزير صاحب دا يقين دهانی راکوی چه او د څه شی د پاره دا محکمه تشکيل شوے ده زه به په هغے کښے ابتدائی اقدامونه اخلمه نو بيا به زه خپل کټ موشن واپس واخلم۔

جناب سپيکر: جی ايوب خان، آنريبل منسټر ايوب خان اشاڑی صاحب۔

بهادر شير باچه

جناب محمد ايوب خان (وزير سائنس ټيکنالوجی): مهربانی جی۔ حقيقت دا دے چه په نن وخت کښے د انفارميشن ټيکنالوجی او د سائنس ټيکنالوجی دور دے، که مونږه دے ته توجه ورنه کړو خو دا محکمه د لږ وخت ده، لږ وخت ئے اوشو چه دا په وجود کښے راغلے ده خو ديکښے ډير لوے پراجيکټونه چه دی، هغه ئے څه سر ته اورسول او څه رسيږی او په دے بجټ کښے زمونږه کوشش دے چه دلته کښے زمونږه لوے لوے پراجيکټس د صوبے په سطح باندے، لکه دلته آئی ټی پارک، ډائريکټريټ، کال سنټر، کامسيټ يونيورسټی يا داسے لوے لوے کارونه مونږه اوکړل د صوبے په حواله چه هغه خلقو ته ښکاری۔ د دے سره سره مونږه ډرائيونګ لائسنس کمپيوټرائزډ کړے دے جی، دا په ټوله صوبه کښے روان دے، په څه ځايونو کښے دا لږ پاتے دے او انشاء الله تعالیٰ هغه به ډير زر سر ته رسوؤ خو د هغے مثال زه د پيښور ورکومه چه په پيښور کښے وړاندے د ډرائيونګ لائسنس نظام وو نو د هغے ريونيو به دوه لاکهه روپئ وه، په تيره مياشت کښے چه دا کمپيوټرائزډ شوے دے او تيره مياشت مونږه د دے کيلکوليشن اوکړو نو پينتاليس لاکهه ته د دے ريونيو د مياشتے رسيدلے ده۔

(تالياں) دغه شان پراپرټی ټيکس مونږه کمپيوټرائزډ کړے دے، روان دے او دغه سلسله به انشاء الله په ټوله صوبه کښے مونږه کمپيوټرائزډ کوؤ۔ د ټولو نه ضروری او دلته زمونږه د ټولے صوبے غټ هسپتال ايل آر ايچ، ليډی ريډنګ هسپتال مونږه کمپيوټرائزډ کړے دے او په هغے کښے مونږه نور اصلاحات کوؤ، بيا به هيلتهـ منسټر صاحب سره ئے په شريکه افتتاح اوکړو د خيره سره۔ مونږه بے روزګاره ګريجويټس له داسے يو پراجيکټ شروع کړے دے چه په

درے میاشتو کبنے پنځوس پنځوس تنه مونږه فارغ کړو او هغوی له بیا په مختلف پرائیویټ کمپنیانو کبنے ، په ځایونو کبنے هغوی له پنځوس زره روپئ هم ورکړو او هغوی له د نوکرئ د پاره ، د 'جاب' د پاره کوششونه هم کوؤ چه هغوی په 'جاب' کړو۔ دغه شان جی پبلک سروس کمیشن چه د صوبے د ټولو نه لویه اهمه اداره ده ، هغه مونږه کمپیوټرائزډ کوؤ چه خلقو ته په اپوائنټمنټس لیټر کبنے آسانی شی ، نو داسے نور پراجیکټس دی او زما خیال دے چه زه په تفصیل کبنے اوس نه ځمه خو د راتلونکی وخت د پاره چه مونږ ته کوم بجټ راکړے شوے دے نو انشاء الله تعالیٰ چه دلته زمونږه د صوبے اسمبلی ، زمونږه د صوبے مشران چه دی ، هغوی به د آئی ټی او د ایس ټی نه مطمئن وی او د هغے کارکردگی به ټهیک وی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> ماشاءالله جی ، دوئ ډیر زیات اطلاعات راکړل او د دوئ اراده هم ټهیک دی خو دا درخواست به وی چه آئنده زمونږه اتهائیس انتیس محکمے دی چه کم از کم دے کال کبنے دا ټولے کمپیوټرائزډ شی او څنګه چه کامسیټ یونیورسټیانے دی ، دا هم شروع کړی جی ، ولے چه مونږ ته د انفارمیشن ټیکنالوجی ډیر زیات ضرورت دے او زه خپل کټ موشن واپس اخلم جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Muhammad Anwar Khan Sahib. Not present, it lapses. Ms. Nighat Yasmeen Bibi.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب! کٹ موشنز کا یہاں پر پیش کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی کی اچھائی یا کسی کے محکمے میں اگر کوئی ایسے نقائص ہوں تو ان کو اس کے منسٹر تک پہنچائیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہلکی پھلکی نوک جھونک تو ہوتی رہتی ہے لیکن خاصکر انفارمیشن ٹیکنالوجی پر میں جو کٹ موشن لے کر آئی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ، کیونکہ وزیر محترم کے محکمہ کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے اور آج کل چونکہ انفارمیشن اور سائنس ہمیں تمام دنیا کے ساتھ Connect کرتی ہیں اور اسی پر ہمارا جو ہے، ایک چھوٹے سے چھوٹا بچہ اور بڑے سے بڑا بندہ جو ہے، وہ اس کو Connect کرتا ہے، جناب سپیکر صاحب،

میں یہ کٹ موشن اسی لئے لے کر آئی ہوں کہ آپ لوگ اور کابینہ میں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ یعنی تمام ضروریات کو مدنظر رکھ کر ان صاحب کے محکمے کو اور بھی زیادہ فنڈ دیا جائے تاکہ یہ صوبے کے عوام کیلئے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکے۔ جناب اسی کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

اوس تا سو نہ، آپ سے ذرا اجازت، رائے چاہونگا کہ نماز کے بعد Continue رکھنا چاہتے ہیں؟

آوازیں: کل کریں گے۔

جناب سپیکر: ابھی تک صرف Five Demands ہو چکے ہیں۔ اچھا تو کل پھر کریں گے لیکن صبح سے یا ایوننگ؟

آوازیں: شام کو۔

جناب سپیکر: اگر یہ سپیڈ رہی Five Demands کی، تو Fifty eight کتنے دنوں میں آپ کریں گے؟ صرف دو دن ہیں۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: آخر میں تو آپ نے ویسے ہی اکٹھے کرنے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ایک ریکویسٹ میری طرف سے ہے کہ کل آپ صحیح تین بجے آ جائیں۔

The sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow evening.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 22 جون 2010ء سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)